عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوة

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۴۲

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں

غزوۂ بدر میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے کارنامے

اسلامی رواداری کی ایک جھلک

انسان اور قرآنِ پاک ——— ایک مکالمہ — قرآن پاک کی کہانی خود اس کی زبانی

آدابِ رمضان المبارک

جناب محمد مارماڈیوک مرحوم عیسائیت سے اسلام تک

مفصل سوال جواب

اسلام پر مرزائیوں کے اعتراضات اور انکے اجمالی جوابات

آخری قسط

قادیانی مذہب کے دو بنیادی اصول

دجل اور فریب

غزوۂ بدر میں صحابہ کرامؓ کے کارنامے

از: دوست محمد مزاری دارالعلوم کراچی

مدینہ منورہ سے تقریباً اسی میل دور مدینہ وشام کی تجارتی شاہراہ پر ایک بیضوی شکل کا میدان ہے لمبائی چوڑائی تقریباً پانچ میل ہے جس کا اکثر حصہ ریتلا ہے کم کم پہاڑ بھی دکھائی دیتے ہیں یہ شاہراہ بہت ہی پُر رونق اور سرسبز ہے شاہراہ کے دائیں بائیں جانب میلوں کے میل کھجوروں کے گنجان باغ نظر آتے ہیں آج اس بیضوی شکل کے ریتلے میدان کو میدانِ بدر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ بدر کا نام بدر بن مخلد بن نضر بن کنانہ کے نام سے مشہور اور منسوب ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ بدر بن مخلد نے یہاں ایک کنواں کھدوایا تھا جس کا پانی صاف اور عمدہ تھا شفاف آئینہ کہ چاندنی راتوں میں چاند کا عکس اس میں دکھائی دیتا جس کی وجہ سے اس کنوئیں کا نام ہی بدر رکھ دیا گیا۔

سترہ رمضان المبارک ۲ھ کو اس میدان کارزار میں کچھ لوگ جمع نظر آتے ہیں شاید تاریخ حرب میں چشم فلک نے ایسے مقابل نہ دیکھے ہوں گے خون کے رشتے میں ایک دوسرے سے پروئے ہوئے نسب ایک، وطن ایک زبان ایک لیکن کفر و ظلم کے سپاہیوں نے پیار کے محبت اور دلوں کو مٹا دیا تھا۔ عقیدے کے اختلافات نے تمام رشتے منقطع کر دیئے اور امتیاز خیر و شر نے خون کو خون سے جدا کر دیا تھا رشتے کی کوئی وقعت رہی نہ خون کی کوئی اہمیت، جب ہی تو چشم فلک نے مطلع ایمان پر عجب حیران کن منظر دیکھا مقاصد نے ان میں اختلاف پیدا کیا۔ تلوار نے فیصلہ دیا۔ نسب ختم ہو گیا صرف نسبت رہ گئی۔ وطن چھوٹ گیا یاد باقی رہ گئی زبان وہی لیکن کلمہ بدل گیا جب ہی تو باپ کے مقابل بیٹا پسر کے سامنے پدر تھا۔ بھائی کی نظروں کا ہدف بھائی تھا چنانچہ

لشکر کفار میں باپ عتبہ بن ربیعہ ہے۔

تو لشکر اسلام میں بیٹا ابو حذیفہؓ بن عتبہ ہے۔

لشکر کفار میں بیٹا عبدالرحمٰنؓ بن ابوبکر ہے۔

تو لشکر اسلام میں باپ ابوبکرؓ بن قحافہ ہے۔

لشکر کفار میں بھائی عبداللہ بن الجراح ہے

تو لشکر اسلام میں بھائی ابو عبیدہؓ بن الجراح ہے

لشکر کفار میں چچا عمیر بن عثمان ہے۔

تو لشکر اسلام میں بھتیجہ طلحہؓ بن عبیداللہ ہے۔

لشکر کفار میں بھائی عباس بن عبداللطیف ہے۔

تو لشکر اسلام میں بھائی حمزہؓ بن عبدالمطلب ہے۔

لشکر کفار میں بھائی عقیل بن ابی طالب ہے۔

تو لشکر اسلام میں بھائی علیؓ بن ابی طالب ہے۔

لشکر کفار میں بھائی ولید بن عتبہ ہے

تو لشکر اسلام میں بھائی ابو حذیفہؓ بن عتبہ ہے۔

لشکر کفار میں بھائی ابو عزیز بن عمیر ہے

تو لشکر اسلام میں بھائی مصعب بن عمیر ہے۔

لشکر کفار میں ماموں عاص بن ہاشم بن مغیرہ ہے۔

تو لشکر اسلام میں بھانجا عمر بن الخطاب ہے۔

لشکر کفار میں داماد ابوالعاص بن ربیع ہے۔

تو لشکر اسلام میں خسر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

غرضیکہ امتحان بہت کٹھن دنیا یقیناً جس کی مثال سے خالی ہے آج میدان بدر میں کفر و اسلام کی جنگ ہے خدا پرست اور بت پرست کی جنگ ہے سچے تابعدار اور جھوٹے دعوے دار کی جنگ ہے عدل و انصاف اور ظلم و ستم کی جنگ ہے نور و ہدایت اور گمراہی و ظلمت کی جنگ ہے ایمان اور کفر کی جنگ ہے امن پرست اور تخریب کاروں کی جنگ ہے۔

مگر لشکر اسلام کے سپاہی راجح قول کے مطابق صرف ۳۱۳ ہیں اور آلات حرب نہ ہونے کے برابر ہیں کسی کے پاس نیزہ ہے تو خود نہیں۔ ڈھال ہے تو تلوار نہیں۔ تیر ہے تو کمان نہیں اور صرف چھ زرہ پوش، آٹھ شمشیر زن، باقی تیروں اور تیر کمانوں سے آراستہ ہیں اور ستر اونٹ صرف دو گھوڑے مگر مد مقابل کفار لشکر طرح طرح کے آلات حرب سے آراستہ نظر آتے ہیں لشکر کفار میں ۹۵۰ جنگجو، ۵۰ خدمت گار سامراجی قریش سرخ اونٹوں پر سوار چھ زرہ پوش اور پانچ سو کے پاس پورے ہتھیار، سو سو اسلحہ بند سواروں کی پیٹھ مگر یہاں تین سو سپاہی نامکمل اسلحے سے لیس، اور اونٹوں کی تعداد سات سو تھی اور گھوڑے ایک سو تھے مگر خدا کی طاقت ان تمام مادی آلائشوں سے پاک اور بلند و بالا ہے۔

غرضیکہ زمین و آسمان دنیا کی تمام عمر میں ایک نیا تماشہ دیکھ رہے ہیں میدان کے ایک کونے پر چند افراد کھڑے ہوئے ہیں۔ کپڑے پھٹے ہوئے۔ چہرے فاقوں سے مرجھائے ہوئے پاؤں ننگے۔ کوئی صرف لنگی باندھے ہوئے ہے کسی کے بدن پر چیتھڑا ہوا کرتہ ہے۔ چند آدمیوں کے ہاتھ میں چیتھڑوں سے لپٹی ہوئی تلواریں اور باقی ہیں کہ ان کے ہاتھ میں لاٹھیاں اور ڈنڈے۔ لطف یہ ہے کہ دنیا بھر میں دس پانچ کے علاوہ کل یہی ہیں۔ نہ کوئی مددگار نہ کوئی غم خوار نہ کمک پہنچانے والا نہ زخمیوں کو پٹی باندھنے والا۔ شہید ہوں تو دفن کرنے والا بھی کوئی نہیں۔ نہ فتح پر ہوس نکال لینے والا نہ شکست پر ان کے ساتھ قتل کر دینے والا۔ اللہ رے ہمت ٹوٹے پھوٹے ہیں مگر استقلال کے پہاڑ ہیں۔

اس لئے علامہ اقبال مرحوم نے کہا کہ

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ جنگ کے دوران دل میں خیال آیا کہ اپنے محبوب کو تو دیکھوں اسی خیال سے سرکار دو عالم کو دیکھنے جاتے ہیں کیا عجیب پُر کیف نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جھونپڑی کے نیچے زمین پر سر رکھے ہوئے ہیں آنکھوں سے آنسو جاری ہیں زبان پر فتح کی دعا بار بار یہ الفاظ ادا کر رہے ہیں "اللھم ان تھلک ھذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض۔"

"خدایا یہ مٹھی بھر تیرے پوجنے والے بندے اگر آج مٹا دیئے گئے تو دنیا میں تیرا نام لینے والا کوئی نہ رہے گا۔"

مگر اسی میدان کے دوسری طرف خونخوار نوجوانوں کا بھاری لشکر پہاڑ کی طرح جما ہوا ہے۔ عیش اور دولت کی رونق چہرے پر، آنکھوں میں تکبر اور غرور کی مستی، سروں پر لوہے کے خود

باقی صفحہ ۲۷ پر

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

۵ تا ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ مطابق ۲۲ تا ۲۸ مارچ ۱۹۹۱ء | جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۴۲

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱ :- غزوۂ بدر۔ صحابہ کرامؓ کے کارنامے ―――― ۲

۲ :- مرجائیں گے باطل کی حمایت نہ کریں گے (نظم) ―――― ۳

۳ :- قادیانی مذہب کے دو بنیادی اصول (اداریہ) ―――― ۵

۴ :- اللہ تعالیٰ کے آخری نبی محمد رسول اللہ ﷺ ہیں ―――― ۸

۵ :- انسان اور قرآن ۔ ایک مکالمہ ―――― ۱۱

۶ :- آداب ماہِ رمضان المبارک ―――― ۱۴

۷ :- تراویح اور اس کے احکام و مسائل ―――― ۱۶

۸ :- اسلامی رواداری کی ایک جھلک ―――― ۱۸

۹ :- جناب محمد مارما ڈیوک ۔ عیسائیت سے اسلام تک ―――― ۲۰

۱۰ :- محفل سوال و جواب (آخری قسط) ―――― ۲۱

۱۱ :- مرزا قادیانی کی کہانی (آخری قسط) ―――― ۲۳

۱۲ :- جنت میں گھر بنائیں ―――― ۲۵

۱۳ :- اپیل حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ ―――― ۲۸

پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ...

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر ۷۷۱۹۶۱

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ ―― ۱۵۰ روپے
ششماہی ―― ۷۵ روپے
سہ ماہی ―― ۳۵ روپے
فی پرچہ ―― ۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۳۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام "ہفت روزہ ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

شاعر ختم نبوت
سید امین گیلانی
شیخوپورہ

مر جائیں گے باطل کی حمایت نہ کرینگے

دُنیا کی محبت کو جو رُخصت نہ کریں گے
ہم پہ وہ کبھی چشمِ عنایت نہ کریں گے

سو بار بھی سرکاٹ کے نیزے پہ چڑھا دیں
مومن کبھی غیروں کی اطاعت نہ کریں گے

جو حق کے پرستار ہیں بزدل نہیں ہوتے
مرجائیں گے باطل کی حمایت نہ کریں گے

توہین کرے کوئی خُدا اور نبیؐ کی !
برداشت کبھی ہم یہ اہانت نہ کریں گے

یہ غیرتِ دیں اپنے بزرگوں سے ملی ہے
ضائع یہ بزرگوں کی وراثت نہ کریں گے

ہم سمجھیں گے حق جس کو وہ کہہ دیں گے سرِعام
ہم اپنی کسی کی بھی رعایت نہ کریں گے

وہ اور کسی قوم کو دے دیں گے یہ توفیق
اسلام کی ہم لوگ جو خدمت نہ کریں گے

اللہ کا یہ دین ہے اللہ کی امانت
جو لوگ امیں ہیں وہ خیانت نہ کریں گے

قادیانی مذہب کے دو بنیادی اصول
دجل اور فریب

قسط نمبر ۲

۲۔ مذکورہ بالا دو باتوں کے لکھنے کے بعد قادیانی رسالہ کا اداریہ نگار یوں نصیحت کرتا یا یوں اظہار خیال کرتا ہے کہ یہ تب ہی ممکن ہے کہ اگر قرآن کریم کی لائی ہوئی روشنی کے تحت فیصلے کئے جائیں ——— یعنی اداریہ نگار کے خیال کے مطابق عرب قرآن کے خلاف ہیں۔

اس سے قادیانیوں کی عرب دشمنی ہی ظاہر نہیں ہوتی بلکہ عجم پرستی بھی ظاہر ہوتی ہے وہ اس لئے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم عربی تھے اور قادیانی عربی رشتہ توڑ کر اپنے خود ساختہ "محمد" سے جوڑنا چاہتے ہیں جیسا کہ آپ اس سے پہلے ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ قادیانی مرزا قادیانی کو محمد ہی نہیں مانتے بلکہ شان اور مرتبہ کے لحاظ سے مرزا قادیانی ملعون کو زیادہ فوقیت دیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اصل مقصد بیان کرنے سے پہلے مزید چند حوالے نقل کئے دیتے ہیں مرزا قادیانی لکھتا ہے:۔

"مبارک ہے وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بعد سب تاریکی ہے۔"

(کشتی نوح ص ۵۶ ۔ طبع اول قادیان ۱۹۰۲ء)

"آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔"

(مرزا کا الہام ۔ مندرجہ تذکرہ طبع دوم ص ۳۴۶)

روزنامہ الفضل قادیان مسلمانوں کو للکارتے ہوئے کہتا ہے:۔

"اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے ہو اور باقی دنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آجاؤ (یعنی مسلمانوں کا اسلام جھوٹا ہے۔ ناقل) جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) میں ہو کر ملتا ہے۔ اسی کے طفیل آج بر و تقویٰ کی راہیں کھلتی ہیں۔ اس کی پیروی سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے وہ ہی فخر اولین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا۔"

(الفضل قادیان ۲۶ ستمبر ۱۹۱۵ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۱۲ ، ص ۲۱۱ ، طبع نہم لاہور)

"اس (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے چاند کے کسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند و سورج دونوں کا۔"

(اعجاز احمدی ص ۷۱ ۔ مرزا لعین)

"اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخری زمانہ میں بدر (چودھویں کا چاند) ہو جائے خدا تعالیٰ کے حکم سے ——— پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کی رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو (یعنی چودھویں صدی)۔"

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۴ ، طبع قادیان)

ان حوالہ جات میں مرزا قادیانی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو جس طرح سے کم کرنے اور اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھانے کی جو کوشش کی ہے وہ تھوڑے سے تھوڑا پڑھا ہوا انسان بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ اس نے خود کو

۱۔ خدا کی سب راہوں میں آخری راہ اور سب نوروں میں آخری نور قرار دیا جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی آخری راہ، آخری نور یعنی آخری نبی اور خاتم النبیین نہیں بلکہ مرزا قادیانی آخری نبی اور خاتم النبیین ہے۔ العیاذ باللہ۔

۲۔ مرزا کا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ اس سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ تمام انبیاء بشمول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب کے تخت مرزا قادیانی کے تخت کے نیچے تھے اور مرزا کا سب سے اوپر۔

۳۔ مرزا قادیانی ہی فخر اولین و آخرین ہے اور وہ جو اسلام پیش کرتا ہے وہ سچا اسلام ہے۔

۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صرف چاند کا نشان ظاہر ہوا اور مرزا کے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔

۵۔ حضور کے زمانے میں اسلام پہلی رات کے چاند کی طرح تھا اور مرزا کے دور میں چودھویں کے چاند کی طرح ــــــ
کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا۔

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا الفاظ مبہم نہیں صاف اور واضح ہیں جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو گھٹانے اور اپنے کو ان کی مسند پر بٹھانے کی کوشش کی ہے کیا اس کے بعد بھی قادیانیوں کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ عربوں کو یہ طعنہ دیں کہ وہ قرآن کے تحت فیصلے کریں۔ جس لڑکے کے صاحب قرآن کے بارے میں یہ عقائد ہوں جو سطور بالا میں ذکر کئے گئے ہیں انہیں عربوں کو نصیحت کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ لینا چاہیئے بات وہیں آکر ختم ہوتی ہے کہ قادیانی مذہب کے بنیادی اصول دو ہیں۔ ــــــ دجل اور فریب۔

آیئے! اب دیکھیں کہ جو گروہ عربوں کو قرآن پاک پر عمل پیرا ہونے اور قرآن کے تحت فیصلے کرنے کی تلقین کر رہا ہے وہ خود قرآن پاک پر کتنا عمل پیرا ہے اور کون سا قرآن مانتا ہے اور کس قرآن پر عمل کرنے کی نصیحت کر رہا ہے: مرزا قادیانی اپنے خود ساختہ کلام کو کلام مجید کہتا ہے اس نے کہا ــــ

بخداست ایں کلام مجید — از دہانِ خدائے پاک وحید

یعنی میرا کلام، کلام مجید ہے خدائے پاک وحید کے دہان (منہ) سے (نزول المسیح صـ۹۹)

"یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ انا انزلناہ قریبا من القادیان ..... میں نے دل میں کہا کہ واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔"
(ازالہ اوہام صـ۷۵)

"قرآن زمین پر سے اٹھ گیا تھا میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں۔ بموجب حدیثوں کے۔" (ازالہ اوہام صـ۲۹ طبع پنجم)

"قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔" (ازالہ اوہام طبع پنجم صـ۸ حاشیہ صـ۱۳)

"قرآن خدا کی کتاب اور میرے (یعنی مرزا ملعون) منہ کی باتیں ہیں۔" (تذکرہ صـ۱۰۲، صـ۱۰۳)

یہ تو قرآن پاک میں مرزا اور قادیانیوں کے نظریات ہیں اسلام کے بارے میں ان کے کیا نظریات ہیں؟ ملاحظہ فرمایئے۔

"جس اسلام میں آپ (یعنی مرزا ملعون) پر ایمان لانے کی شرط نہ ہو اور آپ (یعنی مرزا) کے سلسلہ کا ذکر نہیں اسے آپ اسلام ہی نہیں سمجھتے تھے۔"
(الفضل قادیان جلد نمبر ۲ نمبر ۵ ۱۸ر دسمبر ۱۹۱۴ء)

"پس اسلام کی تبلیغ کردہ مسیح موعود (مرزائے قادیان) لایا۔" (منصب خلافت صـ۲۱ مرزا محمود)

مذکورہ حوالہ جات سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ مرزائیوں قادیانیوں کا قرآن کوئی اور ہی ہے جس کا اس قرآن پاک سے کوئی تعلق نہیں جو سرکار دو عالم تاجدار ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور نہ ہی ان کا اس اسلام سے کوئی تعلق ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا۔ جب یہ بات واضح ہو گئی کہ قادیانیوں کا قرآن اور ہے ان کا اسلام اور ہے اور مسلمانوں کا قرآن اور اسلام اور ہے تو قادیانی اداریہ نگار یا قادیانی جس قرآن اور اسلام کی دعوت دیتے ہیں وہ ان کا خود ساختہ قرآن اور من گھڑت اسلام ہے اور اس طرح وہ قرآن اور اسلام کا نام لے کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور یہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ قادیانی مذہب کے بنیادی اصول میں دجل اور فریب کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

آیئے اب ہم مرزا قادیانی کا ایک فتویٰ بھی ملاحظہ کریں جس سے یہ واضح ہو جائے گا کہ مرزائی کون سے قرآن کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔

"ایک دفعہ انبالہ کے ایک شخص نے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) سے فتویٰ دریافت کیا کہ میری ایک بہن کنچنی تھی اس نے اس حالت میں بہت روپیہ کمایا، پھر وہ مر گئی اور مجھے اس کا ترکہ ملا مگر بعد میں اللہ تعالیٰ نے مجھے توبہ اور اصلاح کی توفیق دی۔ اب میں اس مال کو کیا کروں؟ حضرت صاحب (یعنی مرزا) نے جواب دیا کہ ہمارے خیال میں اس زمانہ میں ایسا مال اسلام کی خدمت میں خرچ ہو سکتا ہے۔" (سیرۃ المہدی جلد ۱ صـ۲۴۲)

مرزا محمود جسے قادیانی اپنا دوسرا خلیفہ مانتے ہیں اس کا ایک قرآنی فیصلہ (اصلی قرآنی نہیں بلکہ مرزائیوں کے نقلی قرآن کے مطابق) ملاحظہ فرمائیں۔

"ایک لڑکی جس کا نام سلمٰی تھا وہ مرزا قادیانی کے گھر میں پانچ سال رہی وہ ایک قادیانی احسان علی دوا فروش سے مرزا کے لڑکے کی دوائی لینے گئی احسان علی نے اسے دبوچ لیا اور اس سے زنا کا ارتکاب کیا اس نے گھر جا کر مرزا محمود کی بیوی عزیزہ بیگم سے شکایت کی مرزا محمود بھی وہاں موجود تھا۔ اس نے احسان علی کو بلایا اور لعنت ملامت کرنے کے بعد فیصلہ کیا کہ وہ قادیان سے نکل جائے احسان علی نے معافی مانگی تو مرزا محمود نے کہا کہ دس جوتے کھاؤ تب معافی ہو سکتی ہے چنانچہ احسان علی نے دس جوتے کھائے اور اسے معافی کا پروانہ مل گیا۔" (عدالتی بیان ماخوذ از قادیانی مذہب طبع پنجم صـ۸۱۲)

مرزا محمود خود کس قماش کا آدمی تھا یہاں ہم اس بحث کو چھوڑتے ہوئے اس کے کردار سے متعلق ایک شعر پر اکتفا کرتے ہیں وہ اپنا کردار یوں بیان کرتا ہے:۔

؎ کیا بتاؤں کس قدر کمزوریوں میں ہوں پھنسا ⁂ سب جہاں بیزار ہو جائے جو ہوں میں بے نقاب

(کلام محمود)

ہم نے دو فیصلے آپ کے سامنے رکھ دیئے ایک فیصلہ کنجنی کے مال سے متعلق ہے جو خود مرزائیوں کے پیشوا مرزا قادیانی کا ہے کہ اس کی حرام کی کمائی کا مال حلال کر دیا اور دوسرا فیصلہ مرزا محمود کا ہے کہ اس نے زنا کے صدور پر ایک شخص کو صرف دس جوتوں کی سزا دی۔

اداریہ نگار اور تمام قادیانی مرزا قادیانی کو نہ صرف نبی اور رسول مانتے ہیں بلکہ خاتم النبیین، فخر رسل اور فخر اولین و آخرین مانتے ہیں اور خدا کے رسولوں کے بارے میں اصلی قرآن پاک میں خدا کا حکم ہے کہ

"یا ایھا الرسل کلوا من الطیبٰت واعملوا صالحا"

"اے رسولو! پاک چیزیں کھاؤ اور اچھے عمل کرو۔

جبکہ مرزا قادیانی رسالت وغیرہ کا دعویدار ہونے کے باوجود کنجنی کی کمائی کے حرام مال کو حلال قرار دے رہا ہے اور مرزا قادیانی کا بیٹا مامور من اللہ، خلیفۃ المسیح اور مصلح موعود ہونے کا دعویٰ ہے وہ زنا کی سزا دس جوتے جاری کر رہا ہے، حالانکہ قرآن و حدیث کے مطابق شرعی سزا سنگسار کرنا یا سو کوڑے مارنا ہے۔ سنگساری کا حکم شادی شدہ کے لئے اور ۱۰۰ کوڑے غیر شادی شدہ کے لئے" مرد اور عورت کے لئے ہے

قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے:

"ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الھدی و یتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولیٰ و نصله جھنم وساءت مصیرا۔

(سورۃ نساء پارہ نمبر ۵)

اور جو کوئی برخلاف کرے رسول کے، پیچھے اس کے کہ ظاہر ہوئی واسطے اس کے ہدایت اور پیروی کرے سوا راہ مسلمانوں کے، متوجہ کریں گے ہم اس کو جدھر متوجہ ہوا اور داخل کریں گے ہم اس کو دوزخ میں اور برا ٹھکانہ ہے (دوزخ)۔

اور ایک آیت کریمہ میں ارشاد ہے:

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الکٰفرون

یعنی جس نے اللہ کے نازل کردہ احکام کے خلاف کوئی فیصلہ کیا پس وہ لوگ کافروں میں سے ہیں (مفہوم)

قادیانی اور قادیانی رسالہ کے اداریہ نگار مرزا قادیانی کا کنجنی کے حرام مال کے متعلق فتویٰ اور مرزا محمود کا دس جوتوں کے متعلق فیصلہ بغور پڑھیں اور پھر مذکورہ بالا آیتوں پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور بتائیں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے سچے قرآن میں تمام انبیاء کو یہ حکم دیتا ہے کہ حلال و طیب چیز کھاؤ اور اچھے عمل کرو، تو مرزا قادیانی جو رسول ہونے کا دعویدار تھا اس نے کنجنی کے حرام مال کو کیسے حلال قرار دے دیا؟

اور پھر زانی کی سزا شریعت میں سنگساری اور درے مقرر ہیں جبکہ مرزا محمود نے دس جوتوں کی سزا دی ہے جو مذکورہ دونوں قرآنی آیتوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے سراسر خلاف ہے جو شخص حضور کے حکم اور قرآن کے خلاف فیصلہ کرے گا وہ مذکورہ دونوں آیتوں کے مطابق دوزخی اور کافر ہے۔ معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی ہو یا مرزا محمود، دونوں جھوٹے، دوزخی اور کافر ہیں اور وہ جو فیصلے کرتے ہیں وہ اصلی قرآن کے مطابق نہیں بلکہ وہ اپنے خود ساختہ "قرآن" کے مطابق فیصلے کرتے ہیں ہمیں بتایا جائے کہ کیا یہ وہی قرآن ہے جس کے تحت عربوں کو یہ نصیحت کی جا رہی ہے کہ قرآن کے تحت فیصلہ کریں خود اصلی قرآن کو مانتے نہیں اور اصلی قرآن کے مقابلہ میں اپنا خود ساختہ "قرآن" (تذکرہ) گھڑا ہوا ہے اور عربوں کو دعوت دی جا رہی ہے کہ وہ قرآن کے مطابق فیصلہ کریں۔

سعودی عرب کی سیاست سے اختلاف کیا جا سکتا ہے لیکن یہ بات مسلمہ ہے کہ سعودی عرب میں اکثر فیصلے قرآن و سنت کے مطابق ہوتے ہیں زنا کی شرعی حد جاری کی جاتی ہے چور کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ لیکن قادیانی دعویٰ اسلام کا کرتے ہیں اور اس بات کا دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ ہم قرآن کو مانتے ہیں، اور دوسروں کو تلقین بھی کرتے ہیں کہ قرآن کے تحت فیصلے کرو لیکن خود ان کے فیصلے قرآن کے خلاف ہوتے ہیں اور جس قرآن کو وہ مانتے ہیں وہ قرآن بھی ان کا خود ساختہ ہے

چونکہ مقصد دجل اور فریب ہے اس لئے قرآن، قرآن کی رٹ لگا کر وہ لوگوں کو دجل اور فریب سے گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہی قادیانی مذہب کے دو بنیادی اصول ہیں یعنی ——— دجل اور فریب۔

(اداریہ طویل ہو گیا اسلئے اس کا تیسرا حصہ آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے۔ شکریہ)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

اللہ تعالیٰ کے آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد سلیم خان

قرآن حکیم کی جس آیت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا ذکر ہے وہ حسب ذیل ہے:-

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ
وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ
وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝

ترجمہ:- محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور سب پیغمبروں کی مہر یعنی آخری نبی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

(الاحزاب: آیت ۴۰)

یہ آیت حضرت زید بن حارثہؓ کے منہ بولے بیٹے بننے کی تردید میں نازل ہوئی یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حقیقی بیٹا نہیں اور یہ کہ آپ نسب کے اعتبار سے کسی مرد کے باپ نہیں۔ آپ تمام نبیوں کی مہر اور آخری پیغمبر ہیں۔ قیامت تک آپ ہی کی نبوت کا دور جاری ہے گا۔ آپ آخری نبی ہیں اور آپ کی امت آخری امت ہے۔

حدیث نبوی میں آتا ہے کہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ اگر میں آپ پر انبیاء کے سلسلہ کو ختم نہ کرتا تو آپ کو بیٹا عطا کرتا جو آپ کے بعد نبی ہوتا۔

نبی اور رسول میں فرق ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں رسول اس کو کہتے ہیں کہ جو اللہ کی طرف سے جدید کتاب یا جدید شریعت لے کر آیا ہو۔ اور نبی وہ ہے جو بذریعہ وحی احکام خداوندی کی تبلیغ کرتا ہو۔ نبی کے لئے جدید کتاب اور جدید شریعت کا ہونا ضروری نہیں۔ انبیائے بنی اسرائیل تورات اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے مطابق احکامات صادر کرتے تھے مگر ان کے پاس کوئی مستقل شریعت نہ تھی اور نہ ہی مستقل کتاب۔ رسول خاص لفظ ہے اور نبی عام ہے۔ جب نبی کی نبوت تک ختم کر دی گئی تو رسالت کا ختم ہونا تو پہلے ہی ثابت ہو گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت اور رسالت دونوں کا خاتمہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ہوا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بتحقیق میری امت میں تیس بڑے بڑے کذاب اور دجال ظاہر ہوں گے ہر ایک کا دعویٰ و زعم ہوگا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنی نبوت پر دلائل پیش کرنے کے لئے مہلت مانگی تو امام صاحب نے فتویٰ دیا کہ جو شخص اس کی نبوت کی دلیل طلب کرے گا وہ کافر ہے۔ اس لئے کہ وہ ارشاد نبویؐ "لا نبی بعدی" (میرے بعد کوئی نبی نہیں) کا منکر ہے۔

اس سے نبوت کی نفی کر دی گئی خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی ظلی ہو یا بروزی ہو۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور انبیاً سابقین کی مثال ایک ایسے محل کی سی ہے جو نہایت خوبصورت بنایا گیا ہو مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو لوگ تعجب سے اس محل کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی؟ سو میں نے اس اینٹ کی جگہ کو پُر کر دیا ہے اور عمارت مجھ پر ختم ہوئی اور رسولوں کا سلسلہ بھی مجھ پر ختم ہوا ایک اور روایت میں ہے کہ قصر نبوت کی وہ آخری اینٹ میں ہی ہوں اور میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں (متفق علیہ مشکوٰۃ شریف)

ہمارے دور میں کچھ حضرات مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے قائل ہیں۔ اگر خود مرزا صاحب کی کتب کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ خود دعوائے نبوت کرنے سے پہلے ختم نبوت کا قائل تھے۔ چنانچہ ان کی کتابوں میں سے حمامۃ البشریٰ میں لکھا ہے "ہمارے نبی علیہ السلام خاتم النبیین ہیں ان کے بعد کس طرح کوئی نبی آسکتا ہے حالانکہ آپ کے بعد وحی کا انقطاع ہو چکا ہے اور نبی آپ کے ساتھ ختم ہو چکے ہیں" (ص ۹۶-۹۷) اسی طرح ازالۃ الاوہام میں لکھتے ہیں:-

"مسیح کیونکر آسکتا ہے وہ رسول تھا اور خاتم النبیین کی دیوار اس کو آنے سے روکتی ہے" (صفحہ ۵۲۲) حمامۃ البشریٰ میں لکھتے ہیں "وَمَا كَانَ لِي أَنْ أَدَّعِيَ النُّبُوَّةَ وَأَخْرُجَ مِنَ الْإِسْلَامِ وَأَلْحَقَ بِقَوْمٍ كَافِرِينَ" یہ مجھ سے کیسے ہو سکتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کفار سے جا ملوں" (ص ۹۶)

یہ تمام تحریرات نومبر ۱۹۰۱ء سے پہلے کی ہیں اس کے بعد مرزا صاحب نے یہ کہنا شروع کیا کہ میں ظلی طور پر محمد ہوں پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی (ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۴۴) ظلی طور پر نبوت کا دعویٰ کرنا نہایت بے اصل بات ہے اگر ایسی ظلی نبوت ہوتی تو سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو ملتی اگر انہیں نہیں ملی تو کسی اور شخص کو کیسے مل سکتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! نبوت میں سے صرف بشارت دینے والے خواب باقی رہ گئے ہیں۔ (بخاری کتاب التعبیر) نبوت و رسالت کے انقطاع کے باوجود کمالات نبوت کا بقاء اور دوام ہے۔ ہر چند کہ نبوت ختم ہو چکی ہے لیکن اس کی برکات باقی ہیں یہ برکات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر سے جاری ہوئی ہیں اور آج تک جاری ہیں۔

ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

حدیث قدسی میں آیا ہے کہ لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبد المومن۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "مجھ کو نہ میری زمین سما سکتی ہے اور نہ میرا آسمان لیکن مومن بندہ کا دل مجھ کو سما سکتا ہے۔ یعنی میرے عکس اور تجلی کو برداشت کر سکتا ہے"

جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفات کمال کا انعکاس کائنات پر ہوتا ہے اور بندۂ مومن کا دل اس تجلی کو برداشت کر سکتا ہے، اسی طرح برکات و کمالات نبوی کا انعکاس بھی اُمت مسلمہ کے دلوں پر اسی طرح ہوتا ہے اور ہر شخص اپنی اپنی مناسب استعداد و قابلیت کے مطابق اس آفتاب جہاں تاب کی تجلی کا عکس قبول کرتا ہے جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قلب پر آپ ﷺ کی شان صدیقیت کا عکس پڑا تو صدیق ہو گئے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قلب پر شان تحدیث اور مکالمۂ خداوندی کا عکس پڑا تو محدث اور ملہم ہو گئے، آپ ﷺ کی شان امانت کا پرتو حضرت ابو عبیدہ رضی پر پڑا تو وہ امین الامت کہلائے اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، زید بن ثابتؓ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم پر آپ کی شان تعلیم الکتاب والحکمۃ کا عکس پڑا تو فقہائے امت کہلائے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان زہد کا عکس پڑا تو زاہد امت کہلائے غرض یہ کہ ہر شخص اپنی اپنی فطرت اور طبیعت کے مناسب کمالات نبوت کے انعکاس کو قبول کرتا گیا اور اسی رنگ میں اپنے آپ کو رنگتا چلا گیا۔

در اصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کمالات ظاہر و باطن دونوں کی جامع تھی۔ باطنی احوال کو ولایت کہتے ہیں اور ظاہری احکام کا تعلق شریعت سے ہوتا ہے ظاہر ہے کہ ولایت کا تعلق صرف اپنی ذات سے ہوتا ہے اور شریعت کا تعلق دوسروں سے ہوتا ہے۔ ولایت اور شریعت دونوں رسالت ہی کے دو شعبے ہیں اولیائے اُمت پر نبوت کے شعبۂ ولایت کا انعکاس ہوا جس سے علم لدنی کے چشمے ان حضرات کے قلوب میں جاری ہو گئے اور قلوب کے امراض اور ان کے اسباب و علامات اور ان کی تشخیص اور علاج ان پر ظاہر ہو گیا اور ان افراد سے باطنی احوال کی حفاظت کا کام لیا گیا اسی وجہ سے انہوں نے علم الاحسان یعنی علم التصوف کو مرتب کیا۔

دوسری طرف فقہاء کے دلوں پر نبوت کے شعبۂ شریعت کا عکس پڑا جس کی وجہ سے انہوں نے کتاب وسنت کی گہرائیوں میں پہنچ کر علم فقہ کو مرتب فرمایا اور احکام شرعیہ کے حقائق بیان فرمائے۔ ان کے بارے میں کہا گیا علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل (میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کرام کی طرح ہوں گے) ایک اور حدیث میں کہا گیا "العلماء ورثۃ الانبیاء" (علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں)

اگر علماء امت کو نبوت مل سکتی تو یہ نہ کہا جاتا کہ وہ انبیاء کرام کی طرح ہوں گے بلکہ انہیں انبیاء کہا جاتا۔ ایک اور حدیث میں کہا گیا ہے "من صلی خلف عالم تقی فکانما صلی خلف نبی" جس نے متقی عالم کے پیچھے نماز پڑھی اس نے گویا کہ نبی کے پیچھے نماز پڑھی۔ اس حدیث میں بھی لفظ "کانما" یعنی "جیسے کہ" اس بات کی دلیل ہے کہ نبوت ختم ہو چکی ہے اور کسی قسم کی ظلی بروزی نبوت کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں اور نہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی فرد کو نبی مان کر نہ ماننے والوں پر کفر کا فتویٰ لگایا جا سکتا ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ،

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو ہر طرح سے کامل اور مکمل کر دیا تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کو دین بنانے پر میں راضی ہو گیا (سورۃ المائدہ آیت ۳)

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

حق تعالیٰ شانہ کی امت پر سب سے بڑی نعمت ہے کہ اس امت کو مکمل دین عطا فرمایا کہ جس کے بعد نہ ان کو کسی دین کی حاجت ہے اور نہ کسی نبی کی ضرورت ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء بنایا اور تمام جن و انس کی طرف مبعوث فرمایا۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص ۴۷۹)

پس اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آئے تو وہ کیا بتلائے گا۔ ضرورت تو اب کوئی باقی نہیں۔ بالفرض محال اگر وہ نبی ہوگا تو یقیناً بے ضرورت اور فالتو ہوگا اور یہ بات کم سے کم عقل والا بھی جانتا ہے کہ فالتو اور بیکار آدمی کے جس کی کسی کو ضرورت نہ ہو وہ کبھی نبی نہیں ہو سکتا۔

اوپر درج شدہ آیت ۱۰ھ میں حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن یوم جمعہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عصر کے وقت نازل ہوئی جس وقت کہ میدان عرفات میں چالیس ہزار قدسیوں کا مبارک اور رشک ملائک مجمع آپ ﷺ کی ناقۂ مبارک کے گرد جمع تھا۔ آپ نے فرمایا:

ایھا الناس لا نبی بعدی ولا امۃ بعدکم

ترجمہ: اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔

قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا گیا:

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے ان سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ بلاشبہ ہم تم کو زمین کا خلیفہ اور حاکم بنائیں گے جیسا کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل کو بنایا تھا۔

(سورۃ النور آیت ۵۵)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ پر ایک خاص انعام کا ذکر فرمایا جو نبوت کی خلافت اور نیابت کا ہے جس کا ظہور خلفائے راشدینؓ سے ہوا۔ معلوم یہ ہوا کہ نبوت ختم ہو چکی ہے صرف خلافت باقی ہے جو کہ درحقیقت اسلام کا اصل سیاسی نظام ہے اور جو موجودہ دور کے تمام غلط نظاموں کی خواہ وہ کسی شکل میں ہوں مکمل نفی کر دیتا ہے۔ اسی خلافت کا احیاء تمام امت مسلمہ کا اجتماعی فرض ہے۔

مندرجہ بالا آیت کی تشریح حدیث نبویؐ میں یوں فرمائی گئی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست اور انتظام خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کا انتقال ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کے قائم مقام ہو جاتا اور البتہ تحقیق رہے گا

اس طرح مرزا غلام احمد کا نبوت کا دعویٰ صاف جھوٹا ثابت ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے بھیجا ہے۔

قرآن حکیم میں ارشاد "کیا لوگوں کے لئے یہ کھلی ہوئی نشانی نہیں کہ اس کتاب اور اس نبی کو علمائے بنی اسرائیل خوب جانتے ہیں کہ یہ وہی کتاب اور وہی پیغمبر ہیں کہ جس کی خبر ان سے پہلے

آسمانی صحیفوں میں دی جا چکی ہے۔

ختم نبوت کی شہادت صرف قرآن حکیم نے ہی نہیں، بلکہ پچھلے صحائف میں بھی دی گئی ہے۔ اس بارے میں احادیث میں تورات و انجیل اور علمائے بنی اسرائیل کی شہادتیں اور بشارتیں دی گئی ہیں۔

محمد بن کعب القرظی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میں تیری اولاد میں سے بہت سے بادشاہ اور بہت سے نبی بھیجوں گا۔ یہاں تک کہ اخیر میں حرم والے نبی کو بھیجوں گا جس کی امت بیت المقدس کا ہیکل بنائے گی اور وہ نبی خاتم الانبیاء ہوگا اور اس کا نام احمد ہوگا۔

(طبقات ابن سعد)

حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت فرماتی ہیں کہ مکہ میں ایک یہودی کاروبار کرتا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی رات وہ یہودی قریش کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، کہا کہ قریش سے پوچھنے لگا کہ کیا اس رات تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے؟ قریش نے کہا کہ ہم کو علم نہیں۔ یہودی نے کہا۔ اے گروہ قریش! جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس کی تحقیق و تفتیش کرو۔ اس رات اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے احمدؐ اس کا نام ہے، جو آخری نبی ہے مہر نبوت اس کے دو شانوں کے درمیان ہے، لوگ یہ سن کر مجلس سے اٹھے تلاش کے بعد معلوم ہوا کہ اس رات عبداللہ بن عبدالمطلب کے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ یہودی کو آکر خبر دی۔ یہودی نے کہا مجھ کو ابھی لے چلو اور اس مولود کو دکھلاؤ۔ قریش لے گئے، جب یہودی نے آپؐ کی پشت پر مہر نبوت دیکھی تو بیہوش ہو کر گر پڑا اور حسرت سے کہا کہ اب نبوت اور کتاب بنی اسرائیل سے چلی گئی اور اہل عرب نبوت سے فائز اور کامیاب ہوئے

(طبقات ابن سعد ج ا ص ۱۰۶)

نسطورا راہب نے بھی شام میں آپؐ کا حلیہ مبارک بہت غور سے دیکھا اور دیکھ کر کہا۔ یہی شخص آخری نبی ہے

(طبقات ابن سعد ج ا ص ۱۰۱)

شاہ یمن تبع نے ایک بار بلاد عرب کا دورہ کیا، جب وہ مدینہ منورہ پہنچا تو کسی وجہ سے اس نے مدینہ کے باشندوں کے قتل کا حکم دیا لیکن دو یہودی عالم بادشاہ کے ہمراہ تھے، انہوں نے بادشاہ کو منع کیا اور کہا یہ شہر اس نبی کا دار الہجرۃ ہے جو آخر زمانہ میں ہوگا۔ بادشاہ نے اپنا ارادہ ترک کر دیا اور واپس ہو گیا۔ جب مکہ مکرمہ پر گذر ہوا تو خانہ کعبہ کو ڈھانے کا ارادہ کیا۔ ان دو عالموں نے بادشاہ کو منع کیا اور کہا یہ گھر ابراہیم خلیل اللہ کا بنایا ہوا ہے" اور اس خانہ کعبہ کی آئندہ زمانہ میں ایک عجیب شان ہوگی جو کہ اس نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوگی، جو آخر زمانے میں مبعوث ہوگا" بادشاہ نے خانہ کعبہ کا احترام کیا اس کا طواف کیا اور غلاف چڑھایا اور یمن واپس ہوا۔

(تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص ۱۴۴)

حافظ عسقلانیؒ "ہرقل شاہ روم کا تذکرہ کرتے ہوئے جس کے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام کا نامہ مبارک بھیجا تھا لکھتے ہیں:

"ہرقل کا اعتقاد آپؐ کی نبوت کے بارے میں اسرائیلی روایات کی وجہ سے تھا۔ تمام اسرائیلی روایتیں اس پر متفق ہیں کہ وہ نبیؐ جو آخر زمانے میں ظاہر ہوگا وہ حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد سے ہوگا۔" (فتح الباری جلد اول ص ۳۴۸)

سعد بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ بنی قریظہ اور بنی نضیر کے یہودی علماءؑ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بیان کرتے تو یہ کہتے: "بلاشبہ یہ نبی ہیں اور ان کے بعد نبی نہیں تورات اور انجیل میں ان کا نام احمدؐ ہے۔"

(خصائص کبریٰ از سیوطی جلد اول ص ۲۷)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعۂ معراج کے ضمن میں ایک روایت ہے کہ جب مسجد اقصیٰ میں آپؐ نے نماز پڑھائی تو فرشتوں نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا: ھٰذَا مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ، یہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہیں۔

اسی معراج کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملے تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا: "اے بیٹے! آج کی رات تم اپنے پروردگار سے ملو گے اور تمہاری امت سب سے آخری امت ہے اور سب سے ضعیف اور کمزور ہے جہاں تک ممکن ہو اپنی امت کی سہولت کی کوشش کرنا۔" (فتح الباری جلد ۷، صفحہ ۱۹۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے معراج کی حدیث میں روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: "اور میں نے تیری امت کو اول امم اور آخر امم بنایا یعنی فضیلت اور مرتبہ کے اعتبار سے اول اور ظہور کے اعتبار سے آخری امت اور تیری امت میں ایک قوم ایسی بنائی کہ جن کے دل انجیل ہوں گے یعنی حافظ قرآن اور تم کو نورانی اور روحانی اعتبار سے پہلا نبی اور بعثت کے اعتبار سے آخری نبی بنایا اور تم کو ہی دورۂ نبوت کا فاتح و خاتم بنایا۔

(خصائص کبریٰ جلد اول ص ۳۴۷)

شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ عرش کائنات کا آخری مقام ہے۔ آخری نبی کو آخری مقام تک سیر کروائی گئی تاکہ ان کا آخری نبی ہونا خوب واضح اور آشکار ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ط

ترجمہ: عنقریب تیرا پروردگار تجھ کو مقام محمود پر کھڑا کرے گا۔

حدیث میں ہے کہ حشر کے روز حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سب لوگ یہ عرض کریں گے کہ اے محمدؐ آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی اگلی پچھلی تمام لغزشیں معاف کی ہیں آپؐ ہمارے لئے اللہ سے شفاعت کیجئے (مسلم و بخاری)

اس وقت اقرار کرنے والوں میں مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والے بھی ہوں گے مگر اس وقت کا اقرار مفید نہ ہوگا۔ زندگی میں خاتم النبیین کا اقرار نہ کرنے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور تمام انبیاءؑ سے افضل قرار دینے والے قیامت کے دن جواب سوچ رکھتے ہیں۔

آخر میں قبری زندگی کے بارے میں ایک بات عرض کر کے ختم نبوت کے دلائل کو ختم کرتے ہیں کہ قبری زندگی ان حقائق میں سے ہے جس کا ہم میں سے ہر ایک کو جلد یا بدیر سے بالآخر ضرور سابقہ پڑے گا یہ وہ جگہ ہوگی جہاں ہماری تمام تر دنیوی علمی موشگافیوں کی کوئی گنجائش نہ ہوگی۔ وہاں لغت کے ہیر پھیر سے کوئی چیز ثابت نہ کی جا سکے گی ہر چیز بالکل واضح اور صاف نظر آجائے گی۔ دنیا کے تمام تر لالچ، فکر یا تجارت الغرض ہر چیز انسان کو بے معنی اور لا حاصل نظر آئے گی وہاں

باقی صفحہ ۲۷ پر

انسان اور قرآن پاک ـــــــ ایک مکالمہ

قرآنِ پاک کی کہانی خود اس کی زبانی

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۔ یہ ہماری کتاب ہے سچ بولتی ہے تم پر حجت ہے۔

از : مولانا حکیم عبدالشکور صاحب مرزا پوری

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ

(یہ ہماری کتاب ہے سچ بولتی ہے تم پر حجت ہے)

واضح ہو کہ الہامی کتاب بھی مثل اجنبی مہمان کے غیبی مہمان ہوتی ہے اور دنیا جانتی ہے کہ جب کسی کے یہاں کوئی اجنبی مہمان آجاتا ہے تو میزبان کو اول بوجہ اجنبیت اس سے انسیت نہیں ہوتی۔ اسی لئے میزبان اپنے اطمینان کے واسطے اس مہمان سے ضروری حالات کی بابت استفسار کرتا ہے مثلاً یہ کہ آپ کا نام کیا ہے، وطن کہاں ہے۔ تنہا ہیں یا کسی کے ہمراہ، از خود آئے یا کسی نے بھیجا ہے۔ کس کے یہاں آنا ہوا۔ کہاں قیام ہے۔ کیوں آئے۔ کب تک قیام رہے گا نیز دیکھتا ہے کہ چال چلن کیسا ہے۔ کیا ہدیہ تحفہ لایا ہے وغیرہ۔

میزبان کو مہمان کے متعلق جب حسب دلخواہ باتیں معلوم ہو جاتی ہیں کہ یہ نام ہے، فلاں جگہ وطن ہے۔ فلاں نے بھیجا ہے۔ فلاں کے یہاں آگئے ہیں، فلاں کے یہاں ٹھیرے ہیں۔ اس لئے آئے ہیں، بھیجنے والے، ساتھ آنے والے، ٹھیرانے والے بڑے معزز ہیں۔ خود مہمان بھی نہایت شریف، چال چلن کے اچھے، ہمارے ہمدرد ہیں، عمدہ عمدہ ہدیے تحفے بھی لائے ہیں تو ایسے بہترین مہمان کو شریف میزبان بطیب خاطر خوش آمدید کہہ کر آنکھوں پہ بٹھاتا، دل میں جگہ دیتا۔ اس کی خاطر تواضع میں حتی الوسع کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتا اور خدا سے چاہتا ہے کہ یہ مہمان میرے یہاں سے کبھی نہ جائے۔ وہ ایسا ہر دل عزیز ہوتا ہے کہ دوسرے بھی اس کی خدمت کو اپنی عزت، اس کی خوشنودی کو اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں۔ اگر ایسے مہمان کے ساتھ کوئی اچھا برتاؤ نہ کرے تو اس بدنصیب کو لوگ حقیر نگاہ سے دیکھتے ہیں وہ سب میں انگشت نما ہو کر ذلیل و خوار ہو جاتا ہے۔

جب الہامی کتاب بھی غیبی مہمان اور انسان اس کا میزبان ہے تو ہر فرد انسان کو حق ہے کہ جن جن کتابوں کو الہامی کہا جاتا ہے وہ اپنے اطمینان خاطر کے لئے اجنبی مہمان کی طرح اس غیبی مہمان سے استفسار حال کرے۔ جو کتاب شافی جواب دے۔ انسان کو چاہئے کہ مہمان عزیز کے مانند بس اسی کو حرز جاں بنائے رہنما سمجھے۔ نجات کیلئے کافی خیال کرے اور جو اس کا دشمن ہو اس کی مخالفت کی کچھ پرواہ نہ کرے۔

میں نے اسی معیار پر وید کو جانچا، توریت، زبور، انجیل کو دیکھا۔ قرآن کا بھی مطالعہ کیا۔ مگر قرآن کے سوا کسی کتاب نے بھی مہمان کی طرح مجھے قابل اطمینان جواب نہیں دیا۔ حالانکہ جواب دینا چاہئے تھا کیونکہ جب الہامی کتاب خدا کا کلام اور انسان اس کا بندہ ہے۔ وہ کتاب انسان ہی کی ہدایت کیلئے آئی ہے۔ جس کے پردے میں خدا انسان سے کلام کرتا ہے تو الہامی کتاب کو صامت (خاموش) نہیں بلکہ ضرور ناطق (گویا) ہونا چاہیے کہ مقصد ہدایت کے موافق طالبان ہدایت بندوں کے ضروری سوالات کے جوابات دے کر تسلی بخشے۔

دیگر کتابیں شاید اس لئے صامت (خاموش) ہیں کہ اس نام کی اصلی کتابیں معدوم ہیں اور جو موجود ہیں وہ نقلی ہیں اور قرآن یقیناً اس لئے ناطق (گویا) ہے کہ وہ اصلی کتاب موجود ہے، محفوظ ہے۔ الہامی سچا واجب العمل ہے لہٰذا اس دنیا میں اس وقت قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے کہ کسی کی تخصیص نہیں۔ جس ملک جس قوم، جس مذہب کے جس آدمی کا جب بھی جی چاہے اسے لے کر خدا سے ہمکلامی کا شرف حاصل کرے اور دیکھے کہ خدا بذریعہ قرآن اپنی صفت کلام کے ظہور کی شکل میں اپنے بندوں کو کس فیاضی سے اپنا جلوہ دکھا رہا ہے ؎ ہنوز آں ابر رحمت درفشاں ست۔

کیوں نہ ہو! دیکھو صانع کو اس کی صنعت میں، مصنف کو اس کی تصنیف میں، شاعر کو اس کے شعر میں اہل نظر دیکھ کر اس کی تعریف میں رطب اللسان ہوتے ہیں۔ چنانچہ مشہور واقعہ ہے کہ کسی ایرانی بادشاہ کی زبان سے اتفاقیہ یہ مصرعہ موزوں ہو گیا ؎ دُرِ ابلق کسے کم دیدہ موجود ۔

جس کا دوسرا مصرعہ وہاں باوجود کوشش کے کسی سے نہ بن سکا اس نے ہندوستان کے بادشاہ کو لکھا۔ یہاں بھی شعراء نے زور لگایا لیکن نہ بنا سکے۔ ایک روز شاہزادی زیب النساء جس کا تخلص مخفی تھا۔ آئینہ کے سامنے بیٹھی سرمہ لگا رہی تھی۔ اس وقت اس کی آنکھ سے دو ایک قطرہ سرمہ آمیز پانی گر پڑا جسے دیکھ کر بے ساختہ اس کی زبان پر یہ مصرع ثانی جاری ہو گیا۔ ؎ مگر اشک بتان سرمہ آلود۔

جسے شاہ ہند نے شاہ ایران کو لکھ بھیجا۔ مگر یہ ظاہر نہیں کیا کہ میری لڑکی کا ہے۔ وہ اتنا مصرعہ دیکھ کر پھڑک گیا، اشتیاقیہ لکھا کہ اس باکمال شاعر سے ملنا چاہتا ہوں بھیج دیجئے۔

زیب النساء کو معلوم ہوا تو اس نے یہ شعر لکھ کر دیا کہ بھیج دیجئے، شاہ ہند نے اس کی طرف سے شاہ ایران کو لکھ بھیجا۔

در سخن مخفی منم چوں بوئے گل در برگ گل
ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا

کہ بوئے گل جس طرح برگ گل میں موجود ہے اسی طرح میں اپنے سخن میں موجود ہوں جو دیکھنا چاہے مجھے میرے کلام میں دیکھے، یہ شعر دیکھ کر اسے معلوم ہوا کہ مصرعہ کسی عورت کے فکر کا نتیجہ ہے، دیکھنے والے جب زیب النساء کے کلام میں زیب النساء کو دیکھتے ہیں تو متکلم خدا کے کلام میں اگر اہل بصیرت خدا کا مشاہدہ کریں تو کیا تعجب ہے۔

چیست قرآن نزد عاقل حق شناس
رونمائے رب ناس آمد بناس

غرض قرآن ناطق کتاب ہے۔ ہم انسان اور میزبان

ہونے کی حیثیت سے اس غیبی مہمان سے ضروری سوالات کرتے ہیں، دیکھئے وہ شریف مہمان کس طرح کیسے نفیس اور قابل اطمینان جواب دیتا ہے ملاحظہ ہو

مکالمہ

قرآن ـــــ اور ـــــ انسان

انسان :۔ آپ کون ہیں؟

قرآن :۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ (پ بقرہ) کتاب ہے (یعنی میں کتاب ہوں)

انسان :۔ آپ کیسی کتاب ہیں؟

قرآن :۔ لَا رَيْبَ فِيْهِ (پ بقرہ) جس میں کوئی شبہ نہیں (یعنی میں ایسی کتاب ہوں جس میں شک کی گنجائش نہیں)

انسان :۔ جناب کا اسم شریف؟

قرآن :۔ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ (پ نمل) بتحقیق یہ قرآن ہے (یعنی بیشک میرا نام قرآن ہے)

انسان :۔ آپ کس ملک کے رہنے والے ہیں؟

قرآن :۔ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ (پ آل عمران) یہ قرآن باتیں غیب کی ہیں (یعنی میں عالم غیب کا باشندہ ہوں)

انسان :۔ عالم غیب میں کس جگہ؟

قرآن :۔ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ (پ واقعہ) کتاب مکنون میں (یعنی بڑی حفاظت کی جگہ)

انسان :۔ اس حفاظت کی جگہ کا کیا نام ہے؟

قرآن :۔ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ (پ بروج) لوح محفوظ میں (یعنی اس مقام کا نام لوح محفوظ ہے)

انسان :۔ وہ حفاظت کی جگہ کس طرح ہے؟

قرآن :۔ لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (پ حدید) اس کو پاک ہی (فرشتے) چھوسکتے ہیں (یعنی اتنی دور اور ایسی حفاظت کی جگہ ہے کہ وہاں تک خاص فرشتوں کے سوا کسی کی رسائی نہیں۔

انسان :۔ آپ بطور خود تشریف لائے ہیں یا کسی اور نے بھیجا ہے؟

قرآن :۔ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ (پ زمر) نازل کی ہوئی کتاب ہے (یعنی میں دوسرے کا بھیجا ہوا ہوں)

انسان :۔ جس نے بھیجا ہے اس کا نام کیا ہے؟

قرآن :۔ هُوَ اللّٰهُ (پ حشر) وہ اللہ ہے (یعنی اس کا نام اللہ ہے)

انسان :۔ کیا اللہ وہ ہی ہے جسے مسلمان رحمٰن رحیم پارسی خدا۔ ہندو پرمیشور۔ عیسائی گاڈ کہتے ہیں؟

قرآن :۔ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى (پ بنی اسرائیل) چاہے اللہ کہویا رحمٰن جس عمدہ نام سے بھی پکارو میرا یہ نام حقیقۃً اس کے لئے زیبا ہیں۔

انسان :۔ اللہ کیسے ہیں؟

قرآن :۔ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (پ اخلاص) وہ اللہ ایک ہے۔

انسان :۔ خدا مجرد ہے یا مادی یعنی جسم والا ہے یا بلا جسم کے؟

قرآن :۔ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ (پ انعام) مخلوق کی نگاہیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں اور وہ مخلوق کی نگاہوں کو دیکھتا ہے۔ لطیف محض اور مجرد یا خبر ہے (یعنی وہ مادیت وجسمانیت سے پاک ہے کیونکہ مخلوق کی نگاہوں سے دیکھے جانے کے قابل نہیں۔

انسان :۔ خدا بسیط ہے یا مرکب؟

قرآن :۔ (آیۃ لا تدرکہ الابصار کو پھر پڑھو اور غور کرو) معلوم ہوگا کہ خدا ترکیب سے بھی پاک ہے کیونکہ یہ جسم و مادہ کے خواص سے ہے اور خدا اس سے مبرا ہے۔

انسان :۔ خدا قدیم ہے یا حادث؟

قرآن :۔ لَمْ يُوْلَدْ (پ اخلاص) خدا کسی طرح سے کسی کا پیدا کردہ نہیں (یعنی وہ غیر مخلوق ہے جب غیر مخلوق ہے تو خود بخود ہے اور جب خود بخود ہے تو ہمیشہ سے ہے)

انسان :۔ وہ قادر مطلق ہے یا عاجز؟

قرآن :۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (پ بقرہ) بیشک خدا ہر ممکن چیز پر قادر ہے۔

انسان :۔ وہ مختار کل ہے یا مجبور؟

قرآن :۔ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ (پ ابراہیم) خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

انسان :۔ وہ زندہ ہے یا مردہ؟

قرآن :۔ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (آل عمران) وہ زندہ اور ہر چیز کو سنبھالنے والا ہے۔

انسان :۔ خدا متکلم ہے یا گونگا؟

قرآن :۔ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى (پ) خدا نے موسیٰ سے کلام کیا جب کلام کیا تو متکلم ہے

انسان :۔ خدا عالم ہے یا نہیں؟

قرآن :۔ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (پ بقرہ) بیشک خدا محیط کل، کامل العلم ہے۔

انسان :۔ کیا خدا غیب کی باتیں بھی جانتا ہے؟

قرآن :۔ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ (پ حشر) خدا ہی پوشیدہ اور ظاہر سب جانتا ہے۔

انسان :۔ خدا منصف ہے یا ظالم؟

قرآن :۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ (پ نساء) خدا ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ باقی آئندہ

ARFI JEWELLERS
عارفی جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH. 626236
ممتاز زیورات ۔۔ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34. MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK-G-HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

آداب ماہ رمضان المبارک

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ماہ رمضان کی فضیلت

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ

ماہ رمضان ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے اور واضح الدلالت ہے منجملہ ان کتب کے جو (ذریعہ) ہدایت (بھی) ہیں اور (حق وباطل) میں فیصلہ کرنے والی (بھی) ہیں۔

حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے اور ایک اور روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور شیاطین پابند سلاسل کر دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم، بخاری)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور ——— دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور سرکش شیطان قید کر دیئے جاتے ہیں، اس میں اللہ کی (جانب سے) ایک ایسی رات (رکھی گئی) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی رہا (احمد، نسائی، مشکوٰۃ)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن قید کر دیئے جاتے ہیں، اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پس اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا، اور ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے کہ اے خیر کے تلاش کرنے والے! آگے آ، اور اے شر کے تلاش کرنے والے! رک جا۔ اور اللہ کی طرف سے بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے اور رمضان کی ہر رات میں ایسا ہوتا ہے۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حدیث حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطبہ دیا، اس میں فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا، بابرکت مہینہ آرہا ہے اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے اور اس کے قیام (تراویح) کو نفل (سنت موکدہ) بنایا ہے جو شخص اس میں کسی بھلائی کے (نفل) کام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرے وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا، اور جس نے اس میں فرض ادا کیا وہ ایسا ہے کہ کسی نے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کئے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے۔ اور صبر کا ثواب جنت ہے، اور یہ ہمدردی وغمخواری کا مہینہ ہے، اس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ اور جس نے اس میں کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو وہ اس کے لئے اس کے گناہوں کی بخشش اور دوزخ سے اس کی گلوخلاصی کا ذریعہ ہے اور اس کو بھی روزے دار کے برابر ثواب ملے گا، مگر روزے دار کے ثواب میں ذرا بھی کمی نہ ہوگی۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص کو وہ چیز میسر نہیں جس سے روزہ افطار کرائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائیں گے جس نے پانی ملے دودھ کے گھونٹ، یا ایک کھجور، یا پانی کے گھونٹ سے روزہ افطار کرا دیا۔ اور جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کھلایا پلایا اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (کوثر) سے ایسا پلائیں گے کہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے، (اور جنت میں بھوک پیاس کا سوال ہی نہیں) یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا پہلا حصہ رحمت، درمیانہ حصہ بخشش اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی کا ہے۔ اور جس نے اس مہینہ میں اپنے غلام (اور نوکر) کا کام ہلکا کیا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائیں گے، اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیں گے۔

(بیہقی، شعب الایمان، مشکوٰۃ)

حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کی خاطر جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے سال کے سرے سے اگلے سال تک۔ پس جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے (جو) جنت کے پتوں سے (نکل کر) جنت کی حوروں پر سے گذرتی ہے تو وہ کہتی ہیں اے ہمارے رب! اپنے بندوں میں ہمارے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں۔ (ایضاً)

حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے خود سنا ہے کہ: یہ رمضان آچکا ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو طوق پہنا دیئے جاتے ہیں۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی بخشش نہ ہو۔ جب اس مہینے میں بخشش نہ ہوئی تو کب ہوگی؟ (طبرانی۔ اوسط۔ ترغیب)

روزے کی فضیلت

حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ جس نے ایمان کے جذبے اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے گذشتہ گناہوں کی بخشش ہوگئی۔

(بخاری ومسلم، مشکوٰۃ)

حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ (نیک) عمل جو آدمی کرتا ہے تو اس کے لئے عام قانون یہ ہے کہ نیکی دس سے لے کر سات گنا تک بڑھائی جاتی ہے۔ اللہ

تعالیٰ فرماتے ہیں مگر روزہ اس (قانون) سے مستثنیٰ ہے کہ اس کا ثواب ان اندازوں سے نہیں عطا کیا جاتا کیونکہ وہ میرے لئے اور میں خود ہی اس کا بے حد و حساب بدلہ دوں گا اور روزے کے میرے لئے ہونے کا سبب یہ ہے کہ وہ اپنی خواہش اور کھانے (پینے) کو محض میری (رضا) کی خاطر چھوڑتا ہے۔ روزے دار کے لئے دو فرحتیں ہیں۔ ایک فرحت افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ اور روزے دار کے منہ کی بو (جو خلو معدہ کی وجہ سے آتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک (و عنبر) سے زیادہ خوشبودار ہے۔ الخ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

حدیث:۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں (یعنی قیامت کے دن کریں گے) روزہ کہتا ہے، اے رب! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے سے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے۔ اور قرآن کہتا ہے کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے محروم رکھا (کہ رات کی نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا تھا) لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے۔ چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ (بیہقی، شعب الایمان، مشکوٰۃ)

رؤیت ہلال

حدیث:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان (کی تاریخوں) کی جس قدر نگہداشت فرماتے تھے اس قدر دوسرے مہینوں کی نہیں (کیونکہ شعبان کے اختتام پر رمضان کے آغاز کا مدار ہے) پھر رمضان کا چاند نظر آنے پر روزہ رکھتے تھے، اور اگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے (۲۹ شعبان کو چاند) نظر نہ آتا تو تیس دن پورے کر کے پھر روزہ رکھتے تھے۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا اہتمام کیا کرو۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

سحری کھانا

حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو۔ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

حدیث:۔ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے (کہ اہل کتاب کو سو جانے کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا) اور ہمیں صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے تک اس کی اجازت ہے۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

غروب کے بعد افطار میں جلدی کرنا

حدیث:۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک (غروب کے بعد) افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ دین غالب رہے گا۔ جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے، کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ بندے ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے

حدیث:۔ سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ جب تم میں کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور پر افطار کرے۔ کیونکہ وہ برکت ہے۔ اگر کھجور نہ ملے تو پانی پر افطار کرے۔ کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، مشکوٰۃ)

حدیث:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے روزہ افطار کرتے تھے تازہ کھجوروں پر، اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک خرما کے چند دانوں پر۔ اگر وہ بھی میسر نہ آتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔ (ابوداؤد، ترمذی، مشکوٰۃ)

افطار کی دعا

حدیث:۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے۔

ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللّٰہ۔

پیاس جاتی رہی، انتڑیاں تر ہوگئیں اور اجر ان شاء اللہ ثابت ہوگیا۔

روزے دار کی دعا افطار کے وقت رد نہیں ہوتی

حدیث:۔ حضرت معاذ بن زہرہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللّٰھم لک صمت وعلیٰ رزقک افطرت۔

اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا۔ (ابوداؤد، مرسلاً، مشکوٰۃ)

حدیث:۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا کہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے۔ اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا بے مراد نہیں رہتا۔ (طبرانی اوسط، بیہقی، اصبہانی۔ ترغیب)

حدیث:۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ بے شک رمضان کے ہر دن رات میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت سے لوگ (دوزخ) سے آزاد کئے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کی دن رات میں ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ (بزار۔ ترغیب)

حدیث:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: تین شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ روزے دار کی۔ یہاں تک کہ افطار کرے۔ حاکم عادل کی۔ اور مظلوم کی۔ اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں۔ اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور رب تعالیٰ فرماتے ہیں: میری عزت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا۔ خواہ کچھ مدت کے بعد کروں (احمد، ترمذی، ابن حبان، مشکوٰۃ، ترغیب)

اور ایک روایت میں ہے: تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ حق ہے کہ ان کی دعا رد نہ فرمائے۔ ۱۔ روزے دار، یہاں تک کہ افطار کرے۔ ۲۔ مظلوم، یہاں تک کہ بدلہ لے لے۔ اور مسافر، یہاں تک کہ سفر سے لوٹ آئے۔ (بزار، ترغیب)

حدیث:- عبداللہ بن ابی ملیکہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- روزے دار کی دعا افطار کے وقت رد نہیں ہوتی۔ اور حضرت عبداللہ افطار کے وقت یہ دعا کرتے تھے۔

اللّٰھم انی اسألک برحمتک التی وسعت کل شیءٍ ان تغفرلی۔

اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی اس رحمت کے طفیل جو ہر چیز پر حاوی ہے۔ کہ میری بخشش فرما دیجئے۔ (بیہقی، ترغیب)

رمضان کا آخری عشرہ

حدیث:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں ایسی عبادت و محنت کرتے تھے جو دوسرے اوقات میں نہیں ہوتی تھی۔ (صحیح مسلم، مشکوٰۃ)

حدیث:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب بیدار رہتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی بیدار رکھتے تھے۔ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر

حدیث:- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان مبارک آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:- بیشک یہ مہینہ تم پر آیا ہے۔ اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے، جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ ہر خیر سے محروم رہا، اور اس کی خیر سے کوئی شخص محروم نہیں رہے گا۔ سوائے بدقسمت اور محروم نصیب کے۔ (ابن ماجہ۔ واسنادہ حسن۔ ان شاء اللہ، ترغیب)

حدیث:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (صحیح بخاری، مشکوٰۃ)

حدیث:- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں اور ہر بندہ جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو۔ (اس میں تلاوت، تسبیح و تہلیل اور نوافل سب شامل ہیں۔ الغرض کسی طریقے سے ذکر و عبادت میں مشغول ہو) اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ (بیہقی، شعب الایمان، مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر کی دعا

حدیث:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا:- یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ فرمائیے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو کیا پڑھا کروں؟ فرمایا:- یہ دعا پڑھا کرو:-

اللّٰھم انک عفو، تحب العفو فاعف عنی۔

اے اللہ آپ بہت ہی معاف کرنے والے ہیں، معافی کو پسند فرماتے ہیں۔ پس مجھ کو بھی معاف کر دیجئے۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

بغیر عذر کے رمضان کا روزہ نہ رکھنا

حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بغیر عذر اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو خواہ ساری عمر روزے رکھتا رہے اس کی تلافی نہیں کر سکتا (یعنی دوسرے وقت میں روزہ رکھنے سے اگرچہ فرض ادا ہو جائے گا، مگر رمضان المبارک کی برکت و فضیلت کا حاصل کرنا ممکن نہیں) (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، بخاری ترجمۃ باب، مشکوٰۃ)

رمضان کے چار عمل

حدیث:- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ذرکی مندرجہ بالا خطبہ کے ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رمضان مبارک میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو۔ دو باتیں تو ایسی ہیں کہ تم ان کے ذریعہ اپنے رب کو راضی کرو گے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان سے بے نیاز نہیں ہو سکتے پہلی دو باتیں جن کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کو راضی کرو گے، یہ ہیں: ۱۔ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینا اور ۲۔ استغفار کرنا اور وہ دو چیزیں جن سے تم بے نیاز نہیں، یہ ہیں کہ ۱۔ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو، ۲۔ اور جہنم سے پناہ مانگو۔ (ابن خزیمہ، ترغیب)

تراویح

حدیث:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایمان کے جذبے سے اور ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے۔ اور جس نے رمضان کی راتوں میں قیام کیا۔ ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے گئے۔ (النسائی، ترغیب)

اعتکاف

حدیث:- حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان میں آخری دس دن کا اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمرے کا ثواب ہوگا۔ (بیہقی، ترغیب)

حدیث:- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر ایک دن کا بھی اعتکاف کیا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی تین خندقیں بنا دیں گے۔ کہ ہر خندق کا فاصلہ مشرق و مغرب سے زیادہ ہوگا۔ (طبرانی، اوسط، بیہقی، حاکم، ترغیب)

روزہ افطار کرانا

حدیث:- حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے

باقی صفحہ ۲۰ پر

تراویح اور اس کے احکام و مسائل

مولانا منظور احمد الحسینی

تراویح ترویحۃ کی جمع ہے، اس کا مادہ روح ہے جس کے معنی آرام کرنا، دیر کرنا اور خوشبودار کرنا ہیں چونکہ ہر چار رکعتوں کے بعد نمازی آرام و راحت کرتا ہے۔ اور سستاتا ہے۔ اس لئے ان کو تراویح کہتے ہیں۔

حکم رمضان المبارک کے مہینہ میں تراویح کی نماز ہر عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت کے لئے اجتماعی طور پر سنت مؤکدہ عین ہے کیونکہ اکثر خلفاء راشدین اور عام صحابہ کرام اس پر ہمیشگی کی ہے اور ان کے بعد سے آج تک تمام علماء کرام بلا انکار متفق چلے آرہے ہیں اور مردوں کو جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنت علی الکفایہ ہے اگر کسی مسجد کے سب لوگ تراویح کی جماعت چھوڑ دیں تو سب ترک سنت کے گنہگار ہونگے۔

فضیلت تراویح حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان میں راتوں کو فضیلت کا اعتقاد رکھتے ہوئے اور ثواب کے لئے قیام کیا تو اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسلم)

امام نووی نے کہا ہے کہ قیام لیل سے مراد نماز تراویح ہے کیونکہ تراویح کے علاوہ دیگر نفل تو غیر رمضان میں بھی ہوتے ہیں۔

ایک اور حدیث یوں ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک رات نماز پڑھی، تو آپ کے پیچھے اور لوگوں نے بھی نماز پڑھی پھر دوسری رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی۔ لوگوں کا مجمع زیادہ ہوگیا۔ اس کے بعد تیسری یا چوتھی رات میں لوگ پھر جمع ہوگئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے سے (تشریف) نہیں لائے جب صبح ہوئی تو آپ نے لوگوں سے فرمایا جو کچھ تم نے کیا میں نے دیکھا لیکن مجھے رات (حجرے سے مسجد نبوی) آنے سے اس کے سوا اور کسی چیز نے نہیں روکا کہ ایسا نہ ہو کہ تم پر تراویح فرض ہو جائے۔ راوی نے کہا ہے اور یہ رمضان کا واقعہ ہے۔
(مسلم)

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کو فرض کیا اور میں نے رمضان کی شب بیداری کو (تراویح و قرآن کے لئے) تمہارے واسطے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) سنت بنایا (جو مؤکدہ ہونے کے سبب ضروری ہے) جو شخص ایمان اور ثواب کے اعتقاد سے رمضان کا روزہ رکھے اور رمضان کی شب بیداری کرے وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح سے نکل جائے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ (نسائی)

ایک اور حدیث میں ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں بیس تراویح اور وتر پڑھتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ بیہقی)

ان احادیث سے جہاں نماز تراویح کی فضیلت معلوم ہوئی وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر رات تمام صحابہؓ سمیت جماعت کے ساتھ تراویح کا پورا اہتمام اس لئے نہیں فرمایا تاکہ یہ نماز فرض نہ ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے ابتدائے خلافت میں لوگ علیحدہ علیحدہ تنہا تراویح پڑھتے تھے۔ ایک روز حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے تمام ساتھیوں کو اس طرح تراویح کی نماز جدا جدا طور پر پڑھتے دیکھا تو سوچا کہ ان سب کو ایک حافظ قرآن کے پیچھے نماز میں جمع کر دیا جائے، چنانچہ انہوں نے ایک امام کے پیچھے تراویح پڑھنے اور منشائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھنے کے بعد حضرت ابی بن کعبؓ کو تراویح پڑھانے کے متعلق فرمایا، اس رات کے بعد سے آج تک تراویح کی نماز ایک امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ اجماع امت کے طور پر پڑھی جارہی ہے

اسی سلسلے میں حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مجھے حکم دیا کہ میں رمضان کی راتوں میں لوگوں کو تراویح پڑھاؤں اور فرمایا کہ عامۃ الناس دن کو روزہ تو رکھتے ہیں اور اچھی طرح قرآن پڑھنے سے قاصر ہیں، اس لئے کیا ہی اچھا ہو کہ رات کے وقت تم انہیں (قرآن) سنا دیا کرو۔ میں نے کہا، امیر المؤمنین! یہ کام (تراویح کی جماعت کا اہتمام) پہلے سے ہوتا نہیں آرہا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا مجھے بھی معلوم ہے لیکن یہ کام پسندیدہ ہے، اس کے بعد حضرت ابی بن کعبؓ لوگوں کو بیس رکعت پڑھانے لگے

(کنز العمال)

حضرت ابی بن کعبؓ کے بیان اور بیس رکعت نماز تراویح پڑھانے سے معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرامؓ کا بیس رکعت تراویح پر اتفاق ہے، چنانچہ حضرت یزید بن رومانؒ بیان کرتے ہیں کہ "لوگ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں تئیس رکعتیں پڑھتے تھے" (موطا امام مالک)

تئیس رکعتوں کی تشریح سائب بن یزیدؓ یوں فرماتے ہیں۔

"سائب بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ بیس رکعت اور تین وتر پڑھا کرتے تھے۔"

صحابہ کرامؓ کا اجماع اور خلفاء راشدین کا عمل مسلمانوں کے لئے راہ ہدایت ہے۔ حدیث میں ہے۔ "میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی اقتداء کرو۔" (ترمذی)

"تم میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو جو ہدایت کاملہ پر گامزن ہیں۔" اس تمام تقریر سے معلوم ہوا کہ بیس رکعت تراویح باجماعت ادا کرنا مسنون ہے۔ یہی ائمہ اربعہ کا معمول اور مسلک ہے۔ علامہ شامی لکھتے ہیں "تراویح کی نماز بالاتفاق سنت مؤکدہ ہے کیونکہ اس پر خلفائے راشدین نے پابندی فرمائی۔ اس کی بیس رکعتیں ہیں۔ یہی جمہور کا قول ہے اور اسی پر مشرق و مغرب کے مسلمانوں کا عمل ہے۔ (شامی ج ۱)

تراویح کا وقت

(۱) تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے شروع ہوکر طلوع صادق سے پہلے تک ہے۔ تراویح کی نماز عشاء کی نماز کے تابع ہے پس جو تراویح نماز عشاء سے پہلے ادا کی گئی اس کا شمار تراویح میں نہیں ہے۔

(۲) نماز تراویح میں تہائی رات یا آدھی رات تک تاخیر کرنا مستحب ہے اور آدھی رات کے بعد بھی صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہیں بلکہ مستحب و افضل ہے لیکن اگر فوت ہو جانے کا خوف ہو تو احسن یہ ہے کہ تاخیر نہ کرے۔

تراویح کی جماعت سنت علی الکفایہ ہے، محلہ کی مسجد میں جماعت ہوتی ہو اور کوئی شخص علیحدہ گھر میں اپنی تراویح پڑھ لے تو سنت ادا ہوگی اگرچہ مسجد اور جماعت کے ثواب سے محروم رہا اور اگر محلہ ہی میں جماعت نہ ہوئی تو سب کے سب ترک سنت کے گنہگار ہوں گے۔

ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی ہیں یا پڑھی جائیں اس کو ترویحہ کہتے ہیں اگر اتنی دیر تک بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو اور جماعت کم ہو جانے کا خوف ہو تو اس سے کم بیٹھے اس بیٹھنے کے وقت میں اس کو اختیار ہے کہ چاہے تنہا نوافل پڑھے، اچھا ہے قرآن مجید آہستہ آہستہ پڑھے یا تسبیح وغیرہ پڑھے یا چپ بیٹھا رہے۔ بعض فقہائے نے یہ تسبیح تین بار پڑھنے کے لئے لکھا ہے۔

سبحان ذی الملک والملکوت سبحان ذی العزۃ والعظمۃ والھیبۃ والقدرۃ والکبریاء والجبروت۔ سبحان الملک الحی الذی لا ینام ولا یموت۔ سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح لا الہ الا اللہ نستغفر اللہ ونسئلک الجنۃ ونعوذ بک من النار۔

اگر کسی عذر کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو اس کو بھی تراویح کا پڑھنا سنت ہے اگر نہیں پڑھے گا تو سنت کے ترک کا گناہ ہوگا۔

اگر کوئی شخص مسجد میں اس وقت پہنچا کہ نماز عشاء جماعت ہو چکی تھی تو وہ پہلے عشاء پڑھے اور پھر تراویح میں شریک ہو اور وتر بھی جماعت کے ساتھ پڑھے وتر پڑھنے کے بعد جتنی تراویح رہ جائیں پوری کرے۔ سستی کی وجہ سے بیٹھے رہنا یا اونگھتے رہنا کہ امام رکوع میں جائے تو شامل ہو جائیں گے۔ ایسے کرنا مکروہ ہے اسی طرح سے بلا عذر بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے۔

سارا مہینہ تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے اگرچہ قرآن شریف پہلے سے ختم کر لیا جائے۔

اگر لوگوں کو شوق نہ ہو تو اس سے زائد کلام پاک تراویح میں نہ پڑھا جائے لیکن لوگوں کی کاہلی یا سستی کی وجہ سے ایک قرآن مجید ختم کرنا ترک نہ کیا جائے سورتیں شروع کرتے وقت بسم اللہ آہستہ پڑھنی چاہیے اور کسی سورۃ کے شروع میں ایک مرتبہ تسمیہ بلند آواز سے پڑھ لینا مستحب ہے۔

نابالغ کی امامت درست نہیں۔ اسی طرح وہ انسان جس کی داڑھی سنت کے مطابق نہیں یعنی ایک مشت (قبضہ) سے کم رکھتا ہے، اس کی امامت بھی درست نہیں۔

اگر ایک حافظ ایک مسجد میں بیس رکعت تراویح پڑھا چکا ہے اس کو دوسری مسجد میں اسی رات تراویح پڑھانا درست نہیں۔ افضل یہ ہے کہ تراویح کے سب دوگانوں میں قرأت برابر پڑھے اور کم و بیش پڑھے تو مضائقہ نہیں لیکن اور نماز یا کی طرح اس میں بھی دوسری رکعت کی قرأت کو پہلی رکعت سے بڑھانا مکروہ ہے۔ معمولی زیادتی کا مضائقہ نہیں۔

اگر نیند کا غلبہ ہو تو جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا مکروہ ہے۔ اس کو علیحدہ ہو جانا چاہیے۔ جب نیند دور ہو جائے اور خوب ہشیار ہو جائے تو نماز میں شامل ہو جائے۔

فائدہ تراویح ہمت کے ساتھ سب مسلمانوں کو پڑھنی چاہیے اگر تراویح پڑھنا روزہ رکھنے سے زیادہ مشکل ہے۔ اس کی کئی وجوہ حضرت تھانویؒ نے لکھی ہیں۔

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں تخفیف کی درخواست کی لیکن روزہ کا عدد تیس سے بیس نہیں کرایا۔

(۲) نماز میں پابندی زیادہ ہے، سونے بولنے اور دیگر سب امور پر پابندی ہے۔ روزہ میں ایسا نہیں۔

(۳) نماز میں کوئی فعل مفسد صلوٰۃ نسیان سے صادر ہو جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اور روزہ میں کوئی فعل نسیاناً ہو جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

مگر ان امور کے باوجود اللہ تعالیٰ نے نماز کی تسہیل کا نسخہ بھی بتا دیا۔ وہ ہے خشوع، دیدار الٰہی کا استحضار اور موت کا دھیان جیسا کہ خود فرمایا۔

وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین

خداوند قدوس ہم سب کو باجماعت تراویح پڑھنے کی توفیق بخشیں۔

دوکان جیسے سونے کی کان

عربین جیولرز جس کا نام

جہاں پر عمدہ اور جدید ڈیزائن کے زیورات دستیاب ہیں۔

تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں

حسین سنٹر زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی

فون نمبر: ۵۲۵۵۲۵

اسلامی رواداری کی جھلک

از: شمس آروی

اسلامی رواداری تمام ادیان کے مقابلے میں امتیازی حقیقت کی حامل ہے۔

(۱) نکتہ چینی، دقیقہ سنجی، غیر ضروری بحث اور بے محل کاوش دراصل علمی استعداد و مشغولیت کی افسردگی اور تعطل کی نمایاں دلیل ہے۔ جس کی مثالیں ہر قوم کی تاریخ میں پائی جاتی ہیں۔ قومی عروج کے پرشکوہ دور میں سراپا عمل کی تصویر ملتی ہے لیکن اس کے برعکس انحطاط و تنزل کے عہد میں انسان کا ذہن بلند پروازیوں اور خیال آرائیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ عمل کی صلاحیت جب کمزور پڑ جاتی ہے تو انسان نت نئی بحثوں میں گھر جاتا ہے۔ تاریخ کے مطالعہ کرنے والوں پر اس کی حقیقت واضح ہے۔

(۲) اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ بھی اسی حقیقت کو پیش کرتی ہے۔ عربوں نے جب قیصر و کسریٰ کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا تو ان کے دماغ و قلم یا فکر و خیال کو کوئی دینی مسئلہ یا بحث طلب نظر نہ آیا لیکن اس کے بعد افسردگی اور بے کاری کے حوصلہ شکن دور میں ذہنی اپج نے مختلف فتنے کھڑے کر دیئے۔ دینی مسائل میں اختلافات کی خلیج حائل ہو گئی اور اسلام کی سالمیت و ہم آہنگی کو صدمہ عظیم پہنچا جس کے اثرات آج بھی ہماری زندگیوں میں نمایاں ہیں۔ مذہب کے نام پر آج بھی جہاں کہیں فتنے اٹھائے جا رہے ہیں وہ حقیقت میں ذہنی افسردگی اور روز افزوں تنزل کی ایک عبرت انگیز کہانی ہے جو ہم اپنی بے عملیوں اور بدکرداریوں سے دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ہمیں اپنی کمزوریوں کا مطلق احساس نہیں اور یہی خطرے کا مقام ہے جس سے ہمیں اولین فرصت میں سبق لینا چاہیئے۔

(۳) مادیت کے برق رفتار ترقیاتی دور میں انسان حقائق کی لذت و کیفیت سے محرومی کی تمناؤں آرزوؤں اور منصوبوں پر ترجیح دیتا ہے۔ جہاں خدا سے غافل ہونے کے بعد امن و سکون خوشحالی اور طمانیت قلب کسی کو نصیب نہیں۔ بیکاری، مفلسی، فاقہ کشی، عصمت ریزی، گرانی اور عریانی تمام منصوبوں اور یقین دہانیوں کے باوجود موجودہ ترقی یافتہ تہذیب و تمدن کا جزو لاینفک بن چکا ہے سائنس کا فارمولا عضو معطل ہو چکا ہے اس خوش فہمی کا آخر کیا علاج کہ دیدہ و دانستہ مصائب و آلام کو دعوت دی جا رہی ہے۔ اور دنیا طلبی کی ہوس میں سرمایہ حیات کو لٹایا جا رہا ہے۔

(۴) اسلام اور اسلامی تعلیمات کے نقوش کو پامال کرنے میں مغربی مفکرین کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اسلام سے دشمنی اور مسلمانوں سے دوستی ان کا کامیاب حربہ رہا ہے۔ تاریخ کے اوراق پارینہ مغربی سازشوں کا راز فاش کرتے ہیں۔ صلیبی جنگ مغربی طاقتوں کی ایک مستحکم و منظم سازش تھی۔ ان کی خوش فہمی کا یہ حال تھا کہ وہ صرف عیسائیوں اور یہودیوں کو بہشت خداوندی کا وارث سمجھتے تھے مسلمانوں کو بت پرست تصور کرتے تھے مسلمانوں کو ظالم اور متعصب کہتے تھے۔ اسلام کو مطعون قرار دینے کے لیے ان کے شعراء، فلاسفر اور مذہبی پیشواؤں نے کیا کچھ نہیں کیا۔ افسانے لکھے، تاریخ گھڑی، قرآن پر تنقید و تبصرے کیے لیکن الحمد للہ کہ اسلام اپنی جگہ پر محفوظ و مصئون رہا اگرچہ مسلمان کی کلچرل، معاشرتی اور سیاسی زندگیوں کو نقصان عظیم پہنچا۔ خارجی محرکات کا اثر انسان پر یقینی پڑتا ہے۔ اور مسلمان بھی اس کے شکار ہوئے۔

(۵) یہ بات بظاہر عجیب سی معلوم ہوتی ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ انگریز اپنی ہمہ دانی کے باوجود اٹھارویں صدی سے پہلے اسلام کی صحیح حقیقت و کیفیت سے ناآشنا رہا تھا۔ جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے۔ وہ مسلمانوں کو بت پرست اور متعصب یا غیر متحمل سمجھتا تھا۔ اپنی قوم کے علاوہ وہ دوسروں کو ازلی مغضوب جانتا تھا اور غالباً مسلمانوں سے بغض و عناد اور صلیبی جنگ کے یہی اسباب تھے۔

تاریخ کی روشنی میں اسلام کے خلاف ایک عمومی ترشیدہ الزام کی وضاحت مقصود ہے جو ہر کس و ناکس دانستہ یا نادانستہ طور پر پیش کرتا ہے۔ اسلام میں رواداری نہ ہونے کی شکایت کی جاتی ہے، کہا جاتا ہے کہ اسلام میں رواداری کی تعلیم نہیں ہے۔ وازیں قبیل۔ عیسائی دنیا نے اسلام کے خلاف یہ نعرہ بلند کیا اور ایسے مخصوص جذبے کے تحت انہوں نے تاریخیں لکھیں جو مستند و معتبر سمجھی جانے لگیں۔ پھر کیا تھا ہر ایک تاریخ دانوں نے صفحات کے صفحات سیاہ کر ڈالے۔ تحقیق و تفتیش کی مصیبت کون اٹھائے انگریزوں نے مواد فراہم کر دیا اور مخالفوں نے اس سے خوب استفادہ حاصل کیا۔ بیٹھے بٹھائے انہیں ایک ہتھکنڈہ مل گیا۔ تعصب اور بدظنی انسان کے عقل و خرد کو متزلزل کر دیتی ہے۔ عیسائی قوم کی بلند بانگ رواداری کا حال سنئے کہ سپین، سسلی اور یونان میں نہ ایک مسلم فرزند چھوڑا گیا اور نہ یونان کے سنہ ۱۹۱۲ء والے حملے میں ایک مسجد بھی باقی رکھی گئی۔ جزیرہ نما بلقان کی مسلم اکثریت کو اہل یورپ نے تباہ و برباد کر ڈالا۔ ہندوستان کی اسلامی حکومت کے زوال کے دور میں انگریزوں نے اپنی ہلاکت خیز رواداری کا جو نمونہ پیش کیا وہ بھی نمایاں ہے۔ اور آج بھی اہل یورپ کی سیاست مسلمانوں کے ساتھ جو خوبصورت اور جاذب نظر چال چل رہی ہے۔ وہ بھی اب مخفی نہیں ہے

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

اسلام نے جو رواداری کی تعلیم دی اس پر مسلمانوں نے عمل کیا اور تاریخ ایسی مثالوں سے مملو ہے۔ صلح حدیبیہ رواداری کی ایک نمایاں مثال ہے۔ شارع اسلام اور آپ

کے رفقائے کار کی مثالی زندگیاں حسن اخلاق اور رواداری کے کارناموں کا سرچشمہ ہیں۔ اسلام نے دنیا کو بتایا کہ جنت کا ہر وہ شخص حقدار بن سکتا ہے۔ جو خدا کے فرستادہ احکام کے مطابق زندگی بسر کرے۔ اس کے برخلاف مغربی مفکروں کی تنگ نظری کا حال اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ ان کے یہاں یہود و نصاریٰ ہی صرف جنت کے حقدار بتائے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے بے بنیاد انسانیت کش اعمال کا کبھی جائزہ نہ لیا۔ ہسپانیہ اور بغداد میں اموی اور عباسیہ خلفاء کے دور میں عیسائیوں اور یہودیوں کے ساتھ کیسا روادارانہ اور مساویانہ سلوک روا رکھا گیا جو تاریخ کے صفحات میں مرقوم ہیں۔ خلفائے راشدین عیسائیوں اور یہودیوں کے ساتھ ہمیشہ نرمی اور شفقت سے پیش آتے تھے۔ اور ان کے لیے وظائف مقرر کیئے جاتے تھے۔ اسلام کی یہی اعلیٰ تعلیم تھی جس سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوتے تھے۔

مسلمان موسوی اور عیسوی ادیان کو ایک ہی دین برحق کی مختلف صورتوں سے تعبیر کرتے ہیں لیکن عیسائیوں اور یہودیوں نے اپنی تنگ نظری اور کج فہمی میں خدا کے دین کو محدود و مخصوص سمجھا اور اپنی قوم و نسل کو محبوب خدا کا برگزیدہ جانا۔ لیکن اسلام کی تعلیم نے منشائے ایزدی کی مکمل تشریح کی اور اس کی ہمہ گیریت و وسعت کو عام انسانوں کے سامنے رکھا۔ اسلام نے اس حقیقت کا انکشاف کیا کہ دین میں جبر و اکراہ نہیں ہے بلکہ یہ اختیاری امر ہے کہ خواہ وہ خدائے برحق کا مطیع و فرمانبردار ہو یا مخالف حق کی روشنی سے استفادہ حاصل کرے یا تاریکی و ضلالت کی زندگی کو ترجیح دے۔ شارع اسلام نے اللہ کے پیغام کو اپنے عمل و قول سے امکانی طور پر پیش کیا اور لوگوں کو دعوت حق کی تلقین کی جس میں تشدد و دشمنی کی ادنیٰ جھلک بھی نہ تھی۔ لفظ کافر سے متعلق اکثر حلقوں میں یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس لفظ سے تعصب و غیر رواداری کی جھلک ملتی ہے۔ کافر اس شخص کو کہتے ہیں جو خدا کے احکام سے سرتابی کرتا ہے۔ جیسے خدا کا مخالف بھی کہا جا سکتا ہے ابلیس کا شمار بھی کافروں میں ہے اسلام پچھلے تمام ادیان اور انبیائے کرام کی تصدیق کرتا ہے۔ اور جو کوئی بھی اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے وہ کافر ہی کہا جائیگا۔ بت پرست جو خدا کے صفات میں دوسروں کو شریک کار سمجھتے ہیں۔ انہیں مشرک کہا جاتا ہے اس سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ کافر اور مشرک دونوں دو علیحدہ اقسام کے لوگ ہیں۔ مشرکوں کے ساتھ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے معاہدے کیئے اور حسن اخلاق سے پیش آئے جس کا ردعمل اکثر یہی ہوا کہ مشرکین کا گروہ مشرف باسلام ہو گیا۔ تلوار یا غیر رواداری میں وہ بجنباہ قوت دھی بلکہ مسلمانوں کی متقیانہ زندگی اور حسن عمل تھا جو اسلام کی اشاعت میں معاون ثابت ہوا۔

اس مضمون کو انگریزوں کے چند حالیہ انسانیت سوز واقعات پر ختم کرتا ہوں تاکہ ان کے جھوٹے اور باطل دعوؤں کی حقیقت بے نقاب ہو جائے اور اہل نظر خود ہی فیصلہ کر سکیں کہ غیروں کے منظم پروپیگنڈے کی اصلیت کہاں تک قابل اعتبار ہے۔ جبکہ ان کا دامن خود ہی داغدار ہے ۱۹۲۱ء کی یونانی جنگ آزادی میں تین لاکھ سے زائد مرد عورت اور بچوں کو تہہ تیغ کر دیا گیا۔ اور سفاکانہ طور پر یونان کے شمالی حصے کی مسلم آبادی کا یکسر خاتمہ کر دیا گیا اگرچہ یورپین تاریخ میں اس قتل و غارت گری کا حوالہ مشکل سے ملتا ہے۔ اس کے برخلاف ان تاریخوں میں ترکوں کے مظالم کا تذکرہ خوب ملتا ہے مسلم سلطنت سے باہر رہنے والے عیسائیوں نے مسلمانوں کے خلاف خوب زہر افشانی کی اور مسلمانوں کو قتل کرنا عیسائی

باقی صـ ۲۷ پر

زیر سرپرستی ... بہترین درس، آیاتِ قرآن ہمہ دان برگزی
امام العصر حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری
شائقین علوم قرآن کیلئے
بشارت عظمیٰ
دورۂ تفسیر القرآن الکریم
مفسر قرآن شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زر ولی خان صاحب دامت برکاتہم۔ بانی رئیس الجامعۃ العربیہ احسن العلوم و خطیب جامع مسجد احسن بلاک ۲۔ گلشن اقبال کراچی۔ فون: ۴۶۸۲۱۰
انشاء اللہ العزیز اپنے مشائخ و اساتذہ کی طرز پر پڑھائیں گے۔
دورۂ تفسیر ۹ شعبان المعظم سے شروع ہو چکا ہے جو کہ ۲۱ رمضان المبارک کو ختم ہوگا۔ کامیاب طلباء کو اسناد دی جائیں گی۔ مستحق طلباء کے قیام و طعام کا انتظام جامعہ عربیہ احسن العلوم کی طرف سے ہوگا۔ دینی مدارس کے طلباء کے علاوہ زندگی کے دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے حضرات، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء بھی شرکت فرما سکتے ہیں۔ باضابطہ شرکت کرنے والوں کو ایک نسخہ قرآن مجید مطبوعہ حرمین شریفین ہدیہ دیا جائیگا جبکہ درس لکھنے والوں کیلئے مخصوص نسخے کا انتظام کیا گیا ہے
خواتین کے لیے پردے کا خصوصی انتظام کیا گیا ہے۔
کیا ہی بہتر ہوگا کہ علوم قرآن کے شائقین اس مختصر سی مدت کو نعمت خداوندی سمجھ کر اپنی زندگی کے دیگر مشاغل سے فراغت حاصل کر کے اس فانی زندگی میں ایک دفعہ تو اول تا آخر حق تعالیٰ شانہٗ کا قرآن سن سکیں اور اپنی دنیا اور آخرت کی نجات کا عظیم سرمایہ تیار ہو سکے۔
اوقات: روزانہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے تک
عطیہ اشتہار } (۱) احسن جیمز اینڈ جیمولوجیکل لیبارٹری صدر فون 517812 525528
(۲) سلیکون انٹرنیشنل صدر فون 522776

من الظلمت الی النور

جناب محمد مارماڈیوک پکتھال مرحوم

عیسائیت سے اسلام تک

جناب محمد مارماڈیوک پکتھال مرحوم عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اسلام سے متاثر ہو کر ایمان کی دولت سے مالا مال ہو کر دین کی ناقابل فراموش خدمات انجام دیں۔ ذیل میں ان کی تخلیقیہ مختلف رسائل اور کتب سے اخذ کیا گیا ہے۔ جو قارئین ختم نبوت کے لئے حاضر ہے۔ (تحریر۔ جہان زیب نیئر مردان)

ج:۔ میں نے بیت المقدس میں عربی زبان سیکھی اور اس میں کمال حاصل کیا۔

س:۔ آپ نے عربی زبان کس سے سیکھی؟

ج:۔ میں نے مسجد اقصیٰ میں شیخ ابجا معہ سے عربی پڑھی اور سیکھی۔

س:۔ شیخ ابجا معہ سے تعلق خاص کی بدولت آپ کے دل میں اسلام کے بارے میں کچھ اشتیاق پیدا ہوگا؟

ج:۔ جی ہاں! مسجد اقصیٰ میں شیخ ابجا معہ سے عربی پڑھتے ہوئے میں نے مذہب تبدیل کرنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ شیخ ابجا نے سمجھایا کہ آپ پہلے والدین سے مشورہ کر لیں۔ پھر مذہب تبدیل کریں۔

س:۔ پکتھال صاحب! مصر و شام و ترکی میں وہاں کے مسلمانوں اور اسلامی ماحول سے کیا حاصل کیا؟

ج:۔ میں نے مسلم معاشرے کا گہرا اور قریب سے مطالعہ کیا۔ عربی لباس پہننا شروع کیا۔ اور اسلام کی حقانیت میری روح میں گہری اترتی چلی گئی۔

س:۔ پکتھال صاحب! آپ ترکی بھی گئے تھے۔ وہاں کے معاشرتی ماحول کے بارے میں بتائیے؟

ج:۔ ترکوں کی سیاسی و معاشرتی اور تہذیبی زندگی کا مطالعہ کیا۔ ترکوں کی سماجی، اور طبعی خوبیوں نے مکمل طور پر اپنا اسیر بنا لیا۔ قیام ترکی کے دوران میں نے قبول اسلام کا مصمم ارادہ کر لیا۔ چنانچہ میں نے غازی طلعت بک سے کہا۔ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ انہوں نے ترکی کی بجائے لندن میں مسلمان ہونے کا اعلان موزوں سمجھا۔ کیونکہ یورپ میں اس کے تبلیغی نتائج زبردست ہوں گے۔ چنانچہ میں نے لندن جاکر ۱۹۱۳ء (۱۹۱۳ء) میں اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔

س:۔ آپ کے اسلام لانے سے لندن میں کیا اثر ہوا؟

ج:۔ میرے اسلام لانے سے وہاں کی علمی اور سیاسی دنیا میں ہلچل سی برپا ہوگئی۔ عیسائی کہنے لگے کہ جس مذہب کو پکتھال جیسا شخص قبول کر سکتا ہے۔ اس میں یقیناً دل موہ لینے والی اچھائیاں ہوں گی۔

س:۔ پکتھال صاحب! آپ اپنے بارے میں مختصر بتائیے کہ آپ کہاں پیدا ہوئے؟

ج:۔ [illegible] ۷، اپریل ۱۸۷۵ء کو انگلستان میں سفک کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوا۔ میرے والد محترم چارلس پکتھال مقامی گرجا گھر کے پادری تھے۔

س:۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کہاں حاصل کی؟

ج:۔ میں نے ہیرو کے مشہور پبلک اسکول میں تعلیم حاصل کی۔

س:۔ طالب علمی کے زمانے میں کس قسم کے لوگ آپ کے ہم جماعت تھے۔ جنہوں نے دنیا میں نام پیدا کیے اور معروف ہوئے؟

ج:۔ سر ونسٹن چرچل میرے ہم جماعتوں میں سے تھے۔ اور اس کے ساتھ خاصے اچھے تعلقات تھے۔ اور آخر تک یہی تعلق قائم رہا۔

س:۔ مزید تعلیم آپ نے کہاں سے حاصل کی؟

ج:۔ میں نے مزید تعلیم کے لئے آکسفورڈ یونیورسٹی میں داخلہ لینا چاہا۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔

س:۔ پکتھال صاحب! وہ کون سے عوامل تھے۔ جو تعلیم کی راہ میں رکاوٹ بنے؟

ج:۔ دوستوں نے مجبور کیا۔ کہ میں فلسطین کی سیر کے لئے جاؤں، لہٰذا میں فلسطین چلا گیا۔ اس زمانے میں فلسطین پر ترکی کی حکومت تھی۔ اسی وجہ سے تعلیم جاری نہ رکھ سکا۔

س:۔ آپ وہاں کتنے عرصہ مقیم رہے؟

ج:۔ فلسطین مجھے بے حد پسند آیا۔ اسی وجہ سے مشرق وسطیٰ میں برسوں مقیم رہا۔ شام، مصر اور عراق کی سیاحت کی۔

س:۔ پکتھال صاحب! سفر کے دوران آپ کا مذہب کیا تھا؟

ج:۔ جناب عالی! اس وقت میرا تعلق عیسائی مذہب سے تھا۔ باپ پادری تھا۔ اسلئے بیٹا گرجا گھر جاکر عبادت کرتا رہا۔ بس ایک عیسائی تھا۔

س:۔ پکتھال صاحب! آپ نے اس سفر کے دوران کیا پایا؟

س:۔ پکتھال صاحب! جب آپ لندن تشریف لے آئے۔ تو عیسائی معاشرے میں ایک نو مسلم کی حیثیت سے کیا کردار ادا کیا؟

ج:۔ بے شک میں عیسائی معاشرے میں نو مسلم تھا۔ یہاں آکر میں نے تبلیغ اسلام کا کام شروع کیا۔ جمعہ کا خطبہ دیتا۔ امامت کے فرائض ادا کرتا، نماز عیدین پڑھاتا، اور رمضان میں تراویح پڑھاتا، اور اس کے علاوہ یہاں ایک رسالہ، ریویو، کی ترتیب و تدوین بھی کرتا۔ اس کے ساتھ ادارہ معلومات اسلامی سے منسلک رہا۔

س:۔ پکتھال صاحب! یہ سچ ہے کہ آپ نے برصغیر پاک و ہند میں تجدید و احیائے دین کے لئے کام بھی کیا ہے؟

ج:۔ جی ہاں! یہ سچ ہے: ۱۹۲۰ء میں عمر سبحانی کی دعوت پر ہندوستان بمبئی آیا۔ جہاں "بمبئی کرانیکل" کی ادارت سنبھالی۔ ۴ سال تک اس رسالے کا مدیر رہا۔ اس

باقی صفحہ ۲۶ پر

آخری قسط

محفل سوال وجواب

اسلام پر مرزائیوں کے اعتراضات اور ان کے اجمالی جوابات

ملتان میں ردِ قادیانیت کے کورس کے موقع پر محفل سوال وجواب سے مناظرِ ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا خطاب

سوال نمبر ۳۸: مرزا قادیانی نے مسیح علیہ السلام کی کیا کیا علامات لکھی ہیں۔؟

جواب: مرزا قادیانی نے اپنی حقیقۃ الوحی کے ص ۳۰۸ پر لکھا ہے۔

نمبر۱: وہ دو زرد چادروں کے ساتھ اترے گا۔

نمبر۲: نیز یہ کہ وہ فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترے گا۔

نمبر۳: نیز یہ کہ کافر اس کے دم سے مریں گے۔

نمبر۴: نیز یہ کہ وہ ایسی حالت میں دکھائی دے گا کہ گویا وہ غسل کرکے ابھی حمام سے نکلا ہے اور پانی کے قطرے اس کے سر پر موتی کے دانے کی طرح ٹپکتے نظر آئیں گے، اور یہ کہ وہ دجال کے مقابل پر خانہ کعبہ کا طواف کرے گا

نمبر۵: نیز یہ کہ وہ صلیب کو توڑے گا۔

نمبر۶: نیز یہ کہ وہ خنزیر کو قتل کرے گا۔

نمبر۷: نیز یہ کہ وہ بیوی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی۔

نمبر۸: نیز یہ کہ وہی ہے جو دجال کا قاتل ہوگا۔

نمبر۹: نیز یہ کہ مسیح موعود قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ فوت ہوگا اور آنحضرت کی قبر میں داخل ہوگا۔

اب ذیل میں سوال وجواب کی شکل میں مرزا قادیانی نے جو ان علامات کی تاویل وتحریف کی ہے ان کے جواب عرض کرتے ہیں پہلے اس نے کہا کہ زرد چادریں ہوں گی اس کی بحث گذر چکی ہے

سوال نمبر ۳۹: مرزا قادیانی نے علامات مسیح بیان کرتے ہوئے علامت نمبر ۲ میں دو فرشتوں سے مراد دو غیبی طاقتیں لیا ہے۔

جواب: یہ حدیث کے ساتھ مرزا قادیانی کا ہر دوا استہزا ہے دو فرشتوں سے مراد حقیقۃً دو فرشتے ہیں جو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ساتھ بھیجیں گے۔ ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے ایک دفعہ مرزا نے کہا کہ فرشتوں سے مراد میرے یہ دو آدمی ہیں جو مجھے ملے ہیں۔ جب قادیانی جماعت اختلاف کا شکار ہوئی اور قادیانی اور لاہوری جماعت میں بٹ گئی تو مرزا بشیر الدین نے کہا کہ لاہوری منافق ہیں تو انہوں نے کہا کہ ان میں تو وہ بھی ہے جن کو حضرت نے فرشتہ قرار دیا اس پر مرزا بشیر نے کہا کہ

ہے تو حضرت کا فرشتہ مگر منافق ہوگیا۔

(حوالہ قادیانی تماشہ)

سوال نمبر ۴۰: عیسیٰ علیہ السلام کے دم سے کافر مریں گے مرزا نے اس کی توجیہہ یہ کی کہ اس کی دعا سے کافر ہلاک ہوں گے۔

جواب: بالکل ٹھیک ہے اس میں کیا حرج ہے حدیث کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی دجال گھلنا شروع ہوجائے گا جیسے نمک پانی میں اور کافر جہاں تک اس کی سانس پہنچے گی کافر مرتے جائیں گے۔ یہ حدیث ظاہر پر محمول ہے بالکل اسی طرح وقوع ہوگا۔ آج انسان نے ایسی ایسی چیزیں ایجاد کی ہیں جیسے اشک آور گیس جہاں تک اس کا اثر پہنچتا ہے آنسو جاری ہوجاتے ہیں۔ ایک بم تیار ہوچکا ہے اگر وہ چلا دیا جائے تو تمام دنیا کے آکسیجن جلنے کے باعث دم گھٹنے سے مرجائے یہ ساری انسان کی طاقت ہے عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور نصرت ہوگی ان سے کیا کچھ نہ ہوگا انسانی طاقت سے جو کچھ ہوسکتا ہے وہ خدا کی قدرت سے کیوں نہ ہوگا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارے نبی کی بات پوری ہوگی۔

سوال نمبر ۴۱: علامت نمبر ۴، کہ وہ ایسی حالت میں دکھائی دے گا کہ گویا کہ وہ غسل کرکے آیا کہ گویا موتی ٹپک رہے ہیں۔ مرزا قادیانی نے حقیقۃ الوحی ص ۳۰۸ پر تو تعبیر کی ہے کہ وہ تضرع وزاری ایسی کرے گا کہ گویا اسے بار بار غسل کرے گا، اور پاک غسل کے پاک قطرے موتیوں کی طرح اس کے سر پر سے ٹپکتے ہیں۔

جواب نمبر۱: تمام انبیاء علیہم السلام اللہ کی بارگاہ میں تضرع وزاری کرتے ہیں، تو ان کے متعلق کیوں نہیں کہا گیا کہ ان کے سر کے بالوں سے موتیوں کی طرح پانی ٹپکے گا اس سے ثابت ہوا کہ یہ تضرع کا معاملہ نہیں بلکہ حقیقی پانی کا ٹپکنا مراد ہے۔

جواب نمبر۲: تو بزاری سے پانی آنکھوں سے ٹپکتا ہے نہ کہ سر سے۔

جواب نمبر۳: مرزا قادیانی کا یہ خود ساختہ کذب افتراء اور تحریف فی الحدیث ہے، حدیث شریف میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرات اس طرح گرتے ہوں گے کہ ابھی غسل کرکے تشریف لائے ہیں۔ اس کی محدثین نے دو توضیحات کی ہیں۔ اور دونوں صحیح ہیں۔

نمبر۱: جس وقت تشریف لے گئے تھے اس وقت غسل کرکے فارغ ہوئے تھے کہ آسمانوں پر اٹھا لئے گئے تو جب آسمانوں پر گئے تو سر سے پانی ٹپک رہا تھا جب واپس تشریف لائیں گے تو بھی بالوں سے پانی ٹپک رہا ہوگا آج کل کی سائنس نے یہ مسئلہ بھی حل کر دیا کہ فریج میں پانی جوں کا توں باقی رہتا ہے خراب نہیں ہوتا۔ فریج میں کسی چیز کو ہفتہ بھر جوں کا توں رکھا جاسکتا ہے۔ اگر کسی چیز کو کولڈ اسٹور میں رکھ دیں تو جوں کی توں سال بھر رہے گی خراب نہیں ہوگی۔ اگر انسان اپنی عقل وحکمت سے کسی چیز کو سنبھالنا چاہے جوں کا توں ایک دن ایک ہفتہ ایک سال تک سنبھال سکتا ہے۔ مگر رب کریم کی قدرت کو دیکھو کہ عیسیٰ علیہ السلام جس حالت میں گئے تھے جوں کے توں اسی حالت میں تشریف لائیں گے انسان کی حد جہاں انتہا ہوتی ہے رب العزت کی قدرت کی وہاں سے ابتداء ہوتی ہے جب تشریف لے گئے تو بھی بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا جب واپس تشریف لائیں گے تو بھی سر کے بالوں

سے پانی ٹپک رہا ہوگا۔

نمبر۲: تو مسیح یہ لکھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بال مبارک ایسے نرم و نازک گھنگریالے اور تابدار ہوں گے کہ ان پر نظر نہیں ٹھہر سکے گی۔ ایسے محسوس ہوتا ہوگا کہ سر کے بالوں سے قطرات ٹپک رہے ہیں۔ یہ دونوں توضیحات صحیح ہیں کوئی تضاد نہیں ہے۔

سوال نمبر ۴۴: علامت نمبر ۵۔ دجال کے مقابلہ میں خانہ کعبہ کا طواف کریں گے (استغفر اللہ) یعنی یہ کہ دجالی طاقتیں چور کی طرح بیت اللہ کا طواف کریں گی۔ ان کے مقابلہ میں عیسیٰ علیہ السلام طواف کریں گے یعنی ان کو مٹادیں گے۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۱)

جواب: حدیث شریف پر افتراء ہے۔ یہ مرزا قادیانی کے ذہن کی پیداوار ہے۔ آج تک کسی محدث نے یہ نہیں لکھا کہ مرزا قادیانی کی یہ تاویل بالفاظ دیگر باطل احادیث اور خود حضرت خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی منشاء کے خلاف ہے حدیث میں ہے کہ دجال ہر جگہ جائے گا، مکہ مدینہ نہیں جائے گا، جبکہ مرزا کہتا ہے کہ چور کی طرح بیت اللہ کا طواف کرے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل دجال سے فراغت کے بعد عیسیٰ علیہ السلام مکہ مکرمہ آئیں گے حج یا عمرہ یا دونوں کریں گے۔ طواف کریں گے، بیت اللہ سے فارغ ہونے کے بعد میرے روضہ طیبہ پر آئیں گے، وہ سلام کہیں گے میں سنوں گا، میں جواب دوں گا، وہ سنیں گے۔ تفصیل کیلئے دیکھئے۔

التصریح بما تواتر فی نزول المسیح۔

اب ان الفاظ کو سامنے رکھیں تو مرزائیوں کی کوئی تاویل نہیں چل سکتی۔ ہاں البتہ مرزا قادیانی کی یہ تاویل خود قادیانیوں پر فٹ ہے کہ دعویٰ نبوت کرنے والا دجال اور وہ ہے مرزا۔ بے ایمان اسے ماننے والی دجالی طاقت ان کے ہوگئے دو گروہ تو دجالی طاقت کی بجائے دو طاقتیں ہوگئے، ان کو حرم کعبہ میں جانے پر پابندی ہے تو یہ چوروں کی طرح چوری جاکر طواف کرتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام ان کے مقابلہ پر آکر طواف کریں گے، یعنی ان کو مٹادیں گے، اس لئے کہ جب حقیقی مسیح آجائے گا تو جھوٹے مسیح کو جاننے والا کوئی نہیں رہے گا پس مرزا کی تاویل خود مرزائیوں پر فٹ آتی ہے۔

سوال نمبر ۴۳: علامت نمبر ۶۔ صلیب کو توڑے گا۔

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۱ پر یہ کہا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ صلیبی عقیدہ کو توڑے گا، مرزے قادیانی نے اپنی اسی کتاب کے صفحہ ۳۱ میں اس کی تاویل یہ کی ہے کہ صلیب سے مراد لکڑی سونا چاندی نہیں۔ بلکہ صلیبی عقیدہ کو توڑیں گے۔

جواب: یہودی، عیسائی جو مقابلہ کریں گے مارے جائیں گے باقی ماندہ مسلمان ہوجائیں گے، تو جب صلیب والے نہ رہے تو صلیب کب رہے گی، جو صلیب کے پرستار تھے وہ مسلمان ہوکر صلیب شکن بن جائیں گے اس لئے یہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگا، آپ کے حکم سے ہوگا اس لئے صلیب شکنی کی آپ کی طرف نسبت کردی گئی، باقی مرزا کا یہ تاویل کرنا کہ صلیبی عقیدہ کو توڑے گا، یہ باطل ہے اس لئے کہ بقول مرزا کے اس نے عیسیٰ علیہ السلام کو وفات شدہ کہہ کر عیسائیوں کے عقیدہ کو توڑا، اس سے عیسائیوں کی صحت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے دنیا میں ایک بھی مسیحی عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کا منکر نہیں ہے، تو اس سے عیسائیوں کا عقیدہ کب ٹوٹا، پس ثابت ہوا کہ صلیب شکنی سے مراد حقیقی صلیب کو توڑنا ہے نہ کہ صلیبی عقیدہ کو۔

سوال نمبر ۴۴: علامت ۸، پر بحث گذر چکی ہے مرزا زیر بحث ہے، نیز یہ کہ وہ بیوی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی۔ اس کی مرزا قادیانی نے انجام آتھم کے صفحہ ۳۳۷ کے حاشیہ پر یہ تاویل لکھی ہے (اس پیشین گوئی کی (انجام آتھم میں) محمدی بیگم والی تصدیق کیلئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشین گوئی فرمائی ہے کہ **یتزوج ویولد** یعنی مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا، اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد ایک خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا۔ اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں۔

جواب: مرزا قادیانی نے محمدی بیگم سے شادی کے شوق میں حدیث شریف میں تحریف کی ہے ورنہ حدیث شریف میں تزوج و یولد محض اس لئے فرمایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رفع سے قبل شادی نہیں کی تھی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ نزول کے بعد شادی کی سنت پر عمل کریں گے، اور یہ کہ ان کی اولاد ہوگی (دو صاحبزادے ایک کا نام محمد، دوسرا موسیٰ) دوسرا یہ کہ مرزائیوں کا یہ اعتراض ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اتنا لمبا قیام کریں گے تو مرور زمانہ کا ان کی صحت پر کیا اثر ہوگا اور یہ کہ وہ پیر فرتوت ہوگئے ہوں گے حضور علیہ السلام نے اس حدیث شریف میں یہ جواب دیا کہ وہ اتنے طاقتور ہوں گے کہ وہ شادی کریں گے اور اتنے ہمت والے ہوں گے کہ ان کی اولاد بھی ہوگی مرور زمانہ کا واپسی پر ان پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ باقی رہی یہ بات کہ اس سے مراد محمدی بیگم تو اس کا جو حال ہوا ہے وہ سب جانتے ہیں

سوال نمبر ۴۵: علامت نمبر ۹۔ دجال کو قتل کریں گے، مرزا قادیانی نے اپنی حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۱ پر اس کی تاویل یہ کی ہے کہ دجال کو قتل کریں گے اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے ظہور سے دجالی فتنہ رو بزوال ہوجائے گا۔

جواب: دجال سے مراد حقیقۃً قتل دجال ہے جیسا کہ مشکوٰۃ شریف کے صفحہ ۴۷۹ کی حدیث درج کی جاچکی ہے۔

جواب نمبر۲: مرزا قادیانی کی یہ تاویل بھی غلط ہے اس لئے کہ یہ خود کو مسیح کہتا ہے اور اپنے ظہور سے دجالی فتنہ کے رو بزوال ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ مرزا کے زمانہ میں تو درکنار اس کے مرنے کے بعد بھی عیسائیت مزید ترقی کرتی گئی، بحوالہ یہ سنئے کہ

کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت ہندوستان میں عیسائیوں کے ۱۲۵ مشن کام کر رہے ہیں، یعنی ہیڈ مشن ان کی برانچوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، ہیڈ مشنوں میں ۱۸۰۰ سو سے زیادہ پادری کام کر رہے ہیں، چار سو تیس ہسپتال ہیں جن میں ۵۰۰ ڈاکٹر کام کر رہے ہیں، ۶۴ پریس ہیں اور تقریباً ۱۰۰ اخبارات مختلف زبانوں میں چھپتے ہیں، ۵۱ کالج، ۲۷۰ ہائی اسکول اور ۱۰۰ ٹریننگ کالج ہیں ان میں ۶۰۰۰۰ طالب علم تعلیم پاتے ہیں مکتی فوج میں ۳۰۸ یورپین اور ۲۸۸۳ ہندوستانی منادر کام کر رہے ہیں اس کے ماتحت ۳۵۰۰ پرائمری اسکول ہیں جن میں ۱۸۹۶۵ طالب ہیں ۱۸ بستیاں اور ۱۱ اخبارات ان کے اپنے ہیں۔ اس فوج کے مختلف اداروں کے ضمن میں ۳۲۹۰ آدمیوں کی پرورش ہو رہی ہے اور ان سب کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ روزانہ دو سو پچیس مختلف مذاہب کے آدمی ہندوستان میں عیسائی ہو رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مسلمان کیا کر رہے ہیں؟ تو وہ اس کام کو شاید قابل توجہ بھی نہیں سمجھتے۔ احمدی جماعت کو سوچنا چاہئے کہ عیسائی مشنوں کے اس قدر وسیع جال کے مقابلہ میں ان کی مساعی کی حیثیت کیا ہے ہندوستان بھر میں

باقی صفحہ ۲۶ پر

آخری قسط

مرزا قادیانی کی کہانی
آنجہانی مرزا قادیانی اور قادیانیوں کی زبانی

از: بابو حبیب اللہ امرتسری ؒ

؎ یوں تو سید بھی، مرزا بھی، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو؟

مرزا کی ماں کا نام

"کتاب سیرۃ المہدی حصہ اول کے صفحہ ۷ پر مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے لکھا ہے:۔

"خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ ہماری دادی صاحبہ یعنی حضرت مسیح موعود کی والدہ صاحبہ کا نام چراغ بی بی تھا۔ وہ دادا صاحب کی زندگی میں ہی فوت ہو گئی تھیں۔"

مرزا کے اُستاد

"بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی۔ کہ جب میں چھ، سات سال کا تھا۔ تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں۔ اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ اور جب میری عمر قریباً دس برس کی ہوئی۔ تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کیلئے مقرر کئے گئے۔ جن کا نام فضل احمد تھا۔ ...... اور میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے۔ اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا۔ تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا۔ حاصل کیا۔ اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔ اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔" (کتاب البریہ صفحہ ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰ کا حاشیہ)

مرزا سُلطان کی پیدائش

کتاب سیرۃ المہدی حصہ اول کے صفحہ ۱۹۵ پر ہے:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے مولوی شیر علی صاحب نے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے تھے۔ کہ جب سلطان احمد پیدا ہوا۔ اس وقت ہماری عمر صرف ۱۶ سال کی تھی۔"

نوٹ:۔ جناب مرزا سلطان احمد کی پیدائش ۱۹۱۲ بکرمی مطابق ۱۸۵۵ء میں ہوئی تھی۔ (دیکھو کتاب سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۱۹۶ و ۱۹۷)

مرزا قادیانی کا بچپن
"چڑیاں پکڑنا"

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ تمہاری دادی ایمہ ضلع ہوشیار پور کی رہنے والی تھیں۔ حضرت صاحب فرماتے تھے۔ کہ ہم اپنی والدہ کے ساتھ بچپن میں کئی دفعہ ایمہ گئے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ وہاں حضرت صاحب بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے۔ اور چاقو نہیں ملتا تھا۔ تو سرکنڈے سے ذبح کر لیتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ ایک دفعہ ایمہ سے چند بوڑھی عورتیں آئیں۔ تو انہوں نے باتوں باتوں میں کہا۔ کہ سندھی ہمارے گاؤں میں چڑیاں پکڑا کرتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ میں نہ سمجھی۔ کہ سندھی سے کون مراد ہے۔ آخر معلوم ہوا۔ کہ ان کی مراد حضرت صاحب سے ہے۔" (مرزا بشیر احمد ایم اے قادیانی کی کتاب سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۴۶)

نیز والدہ صاحبہ فرماتی تھیں۔ کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہم بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے۔ اور چاقو نہ ہوتا تھا۔ تو تیز سرکنڈے سے ہی حلال کر لیتے تھے۔" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۴۲)

میاں محمود احمد کا چڑیاں پکڑنا

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے کہ ایک دفعہ میاں (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی) دالان کے دروازے بند کر کے چڑیاں پکڑ رہے تھے۔ کہ حضرت صاحب نے جمعہ کی نماز کیلئے باہر جاتے ہوئے ان کو دیکھ لیا۔ اور فرمایا۔ میاں! گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے۔ جس میں رحم نہیں۔ اس میں ایمان نہیں۔" (سیرۃ المہدی ص ۱۸)

چوری کرنا

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے۔ کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سناتے تھے۔ کہ جب میں بچہ ہوتا تھا۔ تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا۔ کہ جاؤ۔ گھر سے میٹھا لاؤ۔ میں گھر میں آیا اور بغیر کسی کے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا۔ اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی۔ بس پھر کیا تھا۔ میرا دم رک گیا۔ اور بڑی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ معلوم ہوا۔ کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا۔ وہ بورا نہ تھا۔ بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔" (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۲۴۴)

روٹی پر راکھ

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ بعض بوڑھی عورتوں نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ ایک دفعہ بچپن میں حضرت صاحب نے اپنی والدہ سے روٹی کے ساتھ کچھ کھانے کو مانگا۔ انہوں نے کوئی چیز شاید گڑ بتایا۔ کہ یہ لے لو۔ حضرت صاحب نے کہا نہیں۔ یہ میں نہیں لیتا۔ انہوں نے کوئی اور چیز بتائی۔ حضرت صاحب نے اس پر بھی وہی جواب دیا۔ وہ اس وقت کسی بات پر چڑی ہوئی بیٹھی تھیں۔ سختی سے کہنے لگیں۔ کہ جاؤ پھر راکھ سے روٹی کھا لو۔ حضرت صاحب روٹی پر راکھ ڈال کر بیٹھ گئے۔ اور گھر میں ایک لطیفہ ہو گیا۔ یہ حضرت صاحب کا بالکل بچپن کا واقعہ ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ والدہ صاحبہ نے یہ واقعہ سنا کر کہا۔ جس وقت اس عورت نے مجھے یہ بات سنائی تھی۔ اس وقت حضرت صاحب بھی پاس تھے۔ مگر آپ خاموش رہے۔" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۴۵، ۲۴۶)

مرزا غلام احمد کی جوانی باپ کی پنشن!

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے

حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے۔ تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کرلی۔ وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا۔ اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا۔ تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے۔" (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۴۳)

تلے ہوئے کرارے پکوڑے

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ حضرت صاحب جب بڑی مسجد میں جاتے تھے۔ تو گرمی کے موسم میں کنوئیں سے پانی نکلوا کر ڈول سے ہی منہ لگا کر پانی پیتے تھے۔ اور مٹی کے تازہ ٹنڈیا تازہ آبخورہ میں پانی پینا آپ کو پسند تھا۔ اور میاں عبداللہ صاحب نے بیان کیا۔ کہ حضرت صاحب اچھے تلے ہوئے کرارے پکوڑے پسند کرتے تھے۔ کبھی کبھی مجھ سے منگوا کر مسجد میں ٹہلتے ٹہلتے کھایا کرتے تھے۔ اور سالم مرغ کا کباب بھی پسند تھا۔" (سیرۃ المہدی ص ۱۷۲)

مرزا قادیانی کا ہاضمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کھانوں میں سے پرندہ کا گوشت زیادہ پسند فرماتے تھے۔ شروع شروع میں بٹیرے کھاتے تھے لیکن جب طاعون کا سلسلہ شروع ہوا۔ تو آپ نے اس کا گوشت کھانا چھوڑ دیا۔ کیونکہ آپ فرماتے تھے۔ کہ اس میں طاعونی مادہ ہوتا ہے۔ مچھلی کا گوشت بھی حضرت صاحب کو پسند تھا۔ ناشتہ باقاعدہ نہیں کرتے تھے ہاں عموماً صبح کو دودھ پی لیتے تھے۔ خاکسار نے پوچھا۔ کہ کیا آپ کو دودھ ہضم ہو جاتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ ہضم تو نہیں ہوتا تھا۔ مگر پی لیتے تھے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ پکوڑے بھی حضرت صاحب کو پسند تھے۔" (سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۴۸)

مرزا کا حافظہ

فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب "نسیم دعوت" کے صفحہ ۱ کے حاشیے اور قادیانی رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲ نمبر ۴ بابت ماہ اپریل ۱۹۰۳ء کے ص ۱۵۲ کے حاشیے پر لکھا ہے کہ

"حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا"

مرزا کا ازار بند

"اور والدہ صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی ازار بند استعمال فرماتے تھے۔ کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا۔ اس لئے ریشمی ازار بند رکھتے تھے۔ تاکہ کھلنے میں آسانی ہو۔ اور گرہ بھی پڑ جاوے۔ تو کھولنے میں دقت نہ ہو۔ سوتی ازار بند میں آپ سے بعض وقت گرہ پڑ جاتی تھی۔ تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی۔" (سیرت المہدی ص ۴۴)

مرزا کی گرگابی

"ایک دفعہ کوئی شخص آپ کے لئے گرگابی لے آیا۔ آپ نے پہن لی۔ مگر اس کے الٹے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا۔ کئی دفعہ الٹی پہن لیتے تھے۔ اور پھر تکلیف ہوتی تھی بعض دفعہ آپ کا الٹا پاؤں پڑ جاتا۔ تو تنگ ہو کر فرماتے۔ ان کی کوئی چیز بھی اچھی نہیں ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں نے آپ کی سہولت کے واسطے سیدھے پاؤں کی شناخت کے لئے نشان لگا دیئے تھے۔ مگر باوجود اس کے آپ الٹا سیدھا پہن لیتے تھے۔ اس لئے آپ نے اسے اتار دیا۔" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۵۳)

مرزا کی بیماریاں مرض ہسٹیریا کا دورہ

مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے قادیانی مرزائی نے اپنی کتاب سیرۃ المہدی حصہ اول (مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۳ء وزیر ہند پریس امرتسر) کے ص ۱۳ پر لکھا ہے:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول (ہمارا ایک بڑا بھائی ہوتا تھا۔ جو ۱۸۸۸ء میں فوت ہو گیا تھا) کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اتھو آیا۔ اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی۔ مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کے لئے باہر گئے۔ اور جاتے ہوئے فرما گئے۔ کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی (حضرت مسیح موعود کا پرانا مخلص خادم تھا۔ اب فوت ہو چکا ہے) نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کر دو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا۔ کہ میں سمجھ گئی۔ کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہوگی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا۔ کہ اس سے پوچھو۔ میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ شیخ حامد علی نے کہا۔ کہ کچھ خراب ہو گئی ہے۔ میں پردہ کرا کے مسجد میں چلی گئی۔ تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ میں جب پاس گئی تو فرمایا۔ میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی۔ لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھا رہا تھا۔ کہ میں نے دیکھا۔ کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی ہے۔ اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا۔ اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس کے بعد سے آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔"

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص ۱۳)

(۲) "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا۔ مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ اوائل میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کو سخت دورہ پڑا۔ کسی نے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد کو بھی اطلاع دیدی۔ اور وہ دونوں آ گئے۔ پھر ان کے سامنے بھی حضرت صاحب کو دورہ پڑا۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں۔ اس وقت میں نے دیکھا۔ کہ مرزا سلطان احمد تو آپ کی چارپائی کے پاس خاموشی کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مگر مرزا فضل احمد کے چہرہ پر ایک رنگ آتا تھا۔ اور ایک جاتا تھا۔ اور وہ کبھی ادھر بھاگتا تھا۔ اور کبھی ادھر۔ کبھی اپنی پگڑی اتار کر حضرت صاحب کی ٹانگوں کو باندھتا تھا۔ اور کبھی پاؤں دبانے لگ جاتا تھا۔ اور گھبراہٹ میں اس کے ہاتھ کانپتے تھے۔" (سیرۃ المہدی ص ۲۲)

نوٹ (۱) اس سے معلوم ہوا۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مرض ہسٹیریا کا دورہ پڑا تھا۔ مرض ہسٹیریا سے مراد باؤ گولہ ہے۔ اور حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی مرحوم کی کتاب "مخزن حکمت" جلد دوم (طبع چہارم) کے صفحہ ۱۹۹ پر زیر مرض ہسٹیریا لکھا ہے:

"یہ مرض عموماً عورتوں کو ہوا کرتا ہے۔ اگرچہ شاذ و نادر مرد بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔"

نوٹ (۲) قادیانی ماہواری رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۵ نمبر ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء کے ص ۶ و ۷ پر لکھا ہے:

"ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ اس کو ہسٹیریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا۔ تو اس کے دعوی کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے۔ جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔"

نوٹ (۳) قادیانی رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر ۱۹۲۹ء کے ص ۹ پر لکھا ہے۔ کہ

"ہسٹیریا کے مریض کو جذبات پر قابو نہیں رہتا۔"

اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۴ نمبر ۵ بابت ماہ مئی

۱۹۰۱ء کے ص ۳۰ پر لکھا ہے:۔

"کہ نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے۔"

مرضِ مراق

(۱) قادیانی رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ا نمبر ۲ بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء ص ۵۔ اور قادیانی اخبار بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ مؤرخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء کے ص ۵ کے کالم نمبر ۲ پر ہے۔ کہ مرزا غلام احمد نے فرمایا:۔

"دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی کی تھی۔ جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا۔ زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہونگی۔ تو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی۔ اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرتِ بول۔"

(۲) قادیانی اخبار الحکم جلد ۵ نمبر ۳۹ مؤرخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۱ء کے ص ۴ کے کالم نمبر ۱ پر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے فرمایا:۔

"میرا تو یہ حال ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں۔ تاہم آجکل کی مصروفیت کا یہ حال ہے۔ کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے۔ اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ تاہم میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔" نیز دیکھو محمد منظور الٰہی مرزائی کی کتاب "منظور الٰہی" ص ۳۴۸)

(۳) قادیانی رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۴ نمبر ۴ بابت ماہ اپریل ۱۹۲۵ء کے ص ۵ پر ہے:۔

"حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔"

(۴) قادیانی رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۵ نمبر ۸ بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء کے ص ۶ کی سطر ۹ میں ہے:۔

"حضرت صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ مجھکو مراق ہے۔"

(۵) قادیانی رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۶ نمبر ۵ بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء کے ص ۲۶ پر لکھا ہے:۔

"واضح ہو کہ حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر۔ کمی خواب تشنج دل بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا۔ اور وہ عصبی کمزوری تھا۔"

نوٹ:۔ کتاب "اصل بیاض نور الدین" حصہ اول (در زیر ہند پریس امرتسر) کے ص ۲۱۱ پر لکھا ہے۔ کہ:۔

"مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے۔"

اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء کے ص ۱۰ پر لکھا ہے۔ کہ:۔

"نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے۔" یاد رہے۔ کہ خدا کے نبی اور رسول کو مرض جنون، مرگی، ہسٹیریا، مراق اور مالیخولیا نہیں ہو سکتا اور خدا کے کسی نبی و رسول نے کبھی خود یہ نہیں کہا۔ کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔

اسہال اور بدہضمی

رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء کے ص ۱۰ پر ہے:۔

"یہ تو امر واقع ہے۔ کہ حضرت صاحب کو بدہضمی، اسہال اور دوران سر کی عموماً شکایت رہتی تھی۔"

کثرتِ پیشاب

"میں ایک دائم المرض آدمی ہوں۔ اور وہ دو زرد چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے۔ کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہوگا۔ وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں۔ جن کی تعبیر علم تعبیر الرؤیا کی رو سے دو بیماریاں ہیں۔ سو ایک چادر میرے اوپر کے حصے میں ہے۔ کہ ہمیشہ سر درد اور دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل۔ بار بار دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے۔ وہ بیماری ذیابیطس ہے۔ کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے۔ اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے۔ (ضمیمہ اربعین نمبر ۳ و ۴ ص ۴)

دورانِ سر

"ہاں وہ مرض میرے لاحق حال ہیں ایک بدن کے اوپر کے حصہ میں اور

جنّت میں گھر بنائیے

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائیں گے" (حدیث)

پُرانی نمائش چوک پر واقع "جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)" کی مرمت کا کام جاری ہے۔ لوہا، سیمنٹ، بجری، ریتی اور نقد رقم کی فوری ضرورت ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

رابطہ کیلئے

جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ) پُرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳۔ فون نمبر: ۷۱۱۶۷۱

دوسرے بدن کے نیچے حصہ میں۔ اوپر کے حصہ میں دوران سر ہے۔ اور نیچے کے حصے میں کثرت پیشاب ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۳۰۷)

ذیابیطس شکری

"صرف دوران سر کبھی کبھی ہوتا ہے۔ تا دو زرد رنگ چادروں کی پیش گوئی میں فلل نہ آئے۔ دوسری مرض ذیابیطس تخمیناً بیس برس سے ہے۔ جو مجھے لاحق ہے۔ جیسا کہ اس نشان کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے اور ابھی کبھی بیس دفعہ کے قریب ہر روز پیشاب آتا ہے۔ اور امتحان سے بول میں شکر پائی گئی۔" (حقیقۃ الوحی ص ۳۶۳، ۳۶۴)

بقیہ : آداب رمضان

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی غازی کو سامان جہاد دیا اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔ (بیہقی۔ شعب الایمان۔ بغوی۔ شرح السنۃ۔ مشکوٰۃ)

رمضان میں قرآن کریم کا دور اور جود و سخاوت

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جود و سخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے۔ اور رمضان المبارک میں جبکہ جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے۔ آپ کی سخاوت بہت بڑھ جاتی تھی۔ جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ کے پاس آتے تھے پس آپ سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاضی و سخاوت اور نفع رسانی میں باد رحمت سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔ (صحیح البخاری)

روزہ دار کے لئے پرہیز

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے (روزے کی حالت میں) بیہودہ باتیں کرنا (مثلاً غیبت، بہتان، تہمت، گالی گلوچ، لعن طعن، غلط بیانی، وغیرہ) اور گناہ کا کام نہیں چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔ (بخاری۔ مشکوٰۃ)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کتنے ہی روزے دار ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے (بھوک پیاس کے کچھ حاصل نہیں کیونکہ وہ روزہ میں بھی بدگوئی، بدنظری اور بدعملی نہیں چھوڑتے) اور کتنے ہی رات کے تہجد میں قیام کرنے والے ہیں جن کو اپنے قیام سے ماسوا جاگنے کے کچھ حاصل نہیں۔ (دارمی۔ مشکوٰۃ)

حدیث: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے (کہ نفس و شیطان کے حملے سے بھی بچاتا ہے، اور گناہوں سے بھی باز رکھتا ہے اور قیامت میں دوزخ کی آگ سے بھی بچائے گا) پس جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ تو ناشائستہ بات کرے۔ نہ شور مچائے، پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو دل میں کہے یا زبان سے اس کو کہدے کہ میں روزے سے ہوں۔ (اس لئے تجھ کو جواب نہیں دے سکتا کہ روزہ اس سے مانع ہے۔ (بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ)

بقیہ : محفل سوال جواب

ہمارے دور میں مبلغ ہیں اور وہ بھی جن حالات میں کام کر رہے ہیں، انہیں ہم لوگ خوب جانتے ہیں۔ (اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۹ جون ۱۹۴۱ء ص۵)

نوٹ: مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں مرا تھا یہ مرزائیوں کے اخبار ۱۹۴۱ء کی رپورٹ ہے کہ عیسائیت ترقی کر رہی ہے اس کے مرنے کے بعد ۳۳ سال کے بعد کی رپورٹ نے ثابت کر دیا کہ دجالی فتنہ روبزوال ہونے والی اس کی تاویل بھی غلط ہے۔

سوال نمبر ۴۶: علامت نمبر ۱۰: مسیح موعود قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ فوت ہوگا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں داخل کیا جائے گا۔ مرزا نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۱۲ پر اس کی تاویل یہ کی کہ اسے حضور علیہ السلام کا قرب نصیب ہوگا۔ ظاہری تدفین مراد نہیں اس لئے کہ حضور علیہ السلام کا روضہ طیبہ کھولا گیا تو اس سے آپ کی توہین لازم آئے گی:

جواب: روضہ طیبہ کی دیواروں کو توڑا نہیں جائے گا۔ ایک دیوار جالی مبارک والی ہے جہاں پر کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھا جاتا ہے اس میں تو دروازہ موجود ہے مسلم سربراہان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام کیلئے کھولا جاتا ہے آگے والی دیوار مبارک جس پر پردہ مبارک ہے قبور مقدسہ تک جتنی دیواریں یا پردے ہیں ان سب میں دروازے موجود ہیں لیکن ان کو چن دیا گیا جب عیسیٰ علیہ السلام کی تدفین ہوگی تو معمولی سی کوشش سے ان دروازوں کو دوبارہ کھول دیا جائیگا۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین نہ ہوگی نیز یہ کہ آپ کے فرمان مبارک کو پورا کرنے کے لئے تمام رکاوٹوں کو دور کرنا آپ کی عین اطاعت ہے نہ کہ توہین۔ (ختم شد)

بقیہ : مارماڈیوک

کے ساتھ مسلمانوں کی آزادی کی قومی تحریکوں میں بھی حصہ لیا۔

س: ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے آپ کی تعلیمی خدمات قابل ذکر ہیں۔ انکی تفصیل ذرا بتائیے؟

ج: ۱۹۲۴ء میں نظام دکن نے حیدرآباد بلایا۔ اور وہاں چادر گھاٹ ہائی اسکول کا پرنسپل مقرر ہوا۔ اور اس کے ساتھ ریاست کا سول سروس کا اتالیق رہا۔ یہاں سے "اسلامک کلچر" کے نام سے سہ ماہی رسالہ جاری کیا۔ تقریباً دس سال تک اس رسالے کے ذریعے مسلمانوں کی علمی اور تبلیغی خدمات انجام دیتا رہا۔

س: پکتھال صاحب! آپ نے قرآن مجید کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ یہ نیک کام آپ نے کس کی تحریک پر شروع کیا؟

ج: قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ میرے لئے بڑی سعادت ہے۔ نظام دکن کی خواہش پر میں نے قرآن مجید کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا۔ یہ پہلا انگریزی ترجمہ ہے۔ جسے نومسلم انگریز نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ علمائے ازہر کی مشاورت سے اسکی تکمیل کی۔ یہ ترجمہ نہ صرف پرشکوہ اور دلنشین تھا۔ بلکہ ساری دنیا میں مقبول ترین بھی۔ صرف امریکہ میں پانچ لاکھ جلدیں فروخت ہو چکی ہیں۔

س: پکتھال صاحب! آپ نے مختلف موضوعات پر مختلف کتابیں تحریر کی ہیں ان کا تذکرہ کیجئے؟

ج: میں نے دس بارہ نہایت اعلیٰ پایہ کی مختلف لائق تحسین کتابیں لکھی ہیں جن میں ...RAL SIDE OF ISLAM خاص اہمیت رکھتی ہے

س: آخر میں بتائیے۔ کہ اسلام کے بارے میں آپ کے بنیادی تاثرات کیا ہیں؟

ج: اخی محترم! میں اپنے زور مطالعہ سے مسلمان ہوا ہوں اور میرے دل میں اس کی بے حد قدر ہے۔ مسلمانوں کو اسلام ورثے میں ملا ہے۔ اس لئے وہ اسلام کی قدر نہیں پہچانتے۔ حقیقت یہ ہے کہ میری زندگی میں جتنے مصائب اور پریشانیاں آئیں۔ ان میں امن و عافیت کا واحد گہوارہ اسلام ثابت ہوا۔ اس نعمت پر خدائے بزرگ و برتر کا جس قدر شکر ادا کروں کم ہے۔

(مولانا محمد مارماڈیوک پکتھال ۱۹ مئی ۱۹۳۶ء کو انتقال کر گئے۔ اور لندن کے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہوئے)

بقیہ - اللہ کے آخری نبیﷺ

نکیرین کو جواب دینے کی پریشانی سے بڑھ کر پریشانی نہ ہوگی اور صحیح جواب سے زیادہ راحت نہ ہوگی۔ قرآن حکیم اسی روز کے بارے میں فرماتا ہے کہ "اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو محکم اور مضبوط قول پر دنیا کی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت کی زندگی میں بھی۔

احادیث سے ثابت ہے کہ یہ آیت سوال قبر کے بارے میں نازل ہوئی کہ اہل ایمان اللہ کی توفیق سے دنیا میں بھی اور قبر میں بھی نکیرین کے سوال کے وقت بھی کلمۂ حق پر قائم اور ثابت قدم رہتے ہیں تمیم داری رضی اللہ عنہ سے حدیث میں روایت ہے کہ مردہ نکیرین کے جواب میں یہ کہتا ہے کہ اسلام میرا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے نبی ہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں۔ نکیرین کہتے ہیں تو نے سچ کہا۔"

(تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۱۲۵)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خاتم النبیینﷺ کی شفاعت قیامت کے دن نصیب فرمائے اور دنیا کی زندگی ہی میں اس موضوع کے بارے میں شرح صدر عطا فرما کر ہر قسم کی گمراہی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ ہی ہدایت کے عطا فرمانے والے ہیں جسے وہ ہدایت دینا چاہیں اسے دنیا کی بڑی سے بڑی آزمائش ہدایت کے راستے پر آنے سے نہیں روک سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ ایمان پر کرے۔ (آمین ثم آمین)

بقیہ - اسلامی رواداری

... کے نزدیک مستحسن فعل تعاشری کو ختم کرنے کا منصوبہ انگریزوں کا ایک ایسا خطرناک فعل ہے جو فراموش تعبیر نہ ہو سکا۔ مسلمانوں کی رواداری تاریخی نقطہ نگاہ سے مسلمانوں کے انحطاط و زوال کی ذمہ داری بتائی جاتی ہے اور یہ ایک تاریخی امر ہے کہ مسلمانوں نے اپنے دور حکمرانی میں جن اقوام کے ساتھ رواداری و مساوات کا سلوک روا رکھا، وہی مخالف ہو گئے اور مسلمانوں کی دشمنی پر تل گئے۔ اس کے باوجود اسلامی رواداری دنیا کے تمام ادیان کے مقابلے میں امتیازی حقیقت کی حامل ہے جس پر ہم جتنا بھی ناز کریں وہ کم ہے۔ یہ ایک ایسی سچائی ہے جو اسلام کے فروغ کی ذمہ دار ہے یہ اور بات ہے کہ آج کا مسلمان اپنے عمل و کردار سے اسلام کے لئے باعث ننگ ہے پر اسے احساس نہیں اور وہ اپنی نام نہاد مسلمانی پر بے خوف خطر مطمئن ہے۔

کاش ہم اسلام کے آزمودہ احکام پر عمل پیرا ہو کر اسلام کا حقیقی نقشہ پیش کرتے اور شر و فساد کی دنیا میں صلح و امن و مساوات، اخلاق و تواضع اور جود و سخا کا پیغام دیتے اور حق لفظوں پر اسلام کی تعلیمات کا سکہ بٹھاتے۔

بقیہ - غزوۂ بدر

ہیں۔ زرہوں کی جگمگاہٹ سے گویا سمندر لہریں مار رہا ہے ہتھیاروں کی چمک سے آنکھیں چکا چوند ہو رہی ہیں اور لشکر کے چاروں طرف ابوجہل، امیہ بن خلف، عتبہ، شیبہ جیسے جرنیل مناسب موقعوں پر ان کی کمان کر رہے ہیں اسی لشکر سے تین بہادر عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ نکلتے ہیں غرور کے لہجے میں پکارتے ہیں "کون ہے جو ہمارے مقابلے میں آئے؟" لشکر اسلام میں سے تین جانباز بہادر حضرت ابن رواحہؓ حضرت عوف بن عفراءؓ، حضرت معوذ بن عفراءؓ آگے بڑھتے ہیں مگر یہ تینوں انصاری ہیں تکبر کی حد ہو گئی کہ یہ مغرور بدمست تیکھے ناک چڑھا کر پکارتے ہیں "نہیں نہیں" ان لوگوں سے مقابلہ کرنا ہماری توہین ہے۔ ہمارے برادری کے نوجوان سامنے آئیں۔ فوراً حضرت حمزہؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبادہ بن الحارثؓ بھوکے شیر کی طرح میدان کارزار میں آ گرجتے ہیں ایک طرف ستھری میانوں سے دوسری طرف چیتھڑوں سے تلواریں نکلتی ہیں ایک دوسرے کے خاتمے کے لئے آگے بڑھتے ہیں لیکن جگمگاہٹ کی چکا چوند سے جب دیکھنے والوں کی آنکھیں کھلیں تو تینوں کافر زمین پر ڈھیر ہیں اسی دوران حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے دائیں بائیں کھڑے بچوں نے پوچھا کہ "یا عم ای ابوجہل" ابوجہل کہاں ہے؟ کہ ہم نے عہد کر رکھا ہے کہ ابوجہل کو وہ ضرور قتل کریں گے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا اشارہ کرنا ہی تھا کہ دونوں بچے معوذؓ اور معاذؓ باز کی طرح ابوجہل پر ٹوٹ پڑے اور ایک ہی وار میں ابوجہل کو ٹھنڈا کر کے رکھ دیا اس کے بعد دونوں فوجیں حرکت میں آئیں گھمسان کی لڑائی کا آغاز ہوا مگر جب تلواریں سونتی گئیں تو عجیب تماشہ تھا اپنے عزیز واقارب جگر کے ٹکڑے، آنکھوں کے نور، دل کے سرور تلواروں کے سامنے تھے مگر پہلے لکھ چکے ہیں کہ عقیدہ کے اختلاف نے تمام رشتے منقطع کر دیئے انبیاء خیر و شر نے دل کو خون سے جدا کر دیا تھا چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں کہ میرا بیٹا عبدالرحمٰن جنگ بدر کے وقت پر اسلام نہیں لایا تھا کفار کے لشکر میں سپاہی بن کر آیا تھا میرے بیٹے نے جنگ بدر کے بعد مجھے بتایا کہ ابا جان دوران جنگ آپ میرے وار میں آچکے تھے مگر باپ سمجھ کر چھوڑ دیا قربان جاؤں صدیق اکبرؓ کی غیرت ایمانی پر جواباً فرماتے ہیں کہ بیٹا تو نے تو مجھے والد سمجھ کر چھوڑ دیا تھا لیکن اگر تو میرے وار میں آ جاتا تو میں سر قلم کر دیتا کیونکہ تو اس وقت لشکر کفار کا حامی تھا آخر کار حسب وعدہ مسلمانوں کو فتح ہوئی اس کے علاوہ بھی بدر میں عجیب سے عجیب تر واقعات رونما ہوئے مگر اختصاراً انہیں ذکر نہیں کیا جاتا۔

بہرحال چند سطریں لکھنے سے مقصد یہ ہے کہ صحابہؓ واقعی معیار حق ہیں۔ اسی وجہ سے تو سرکار دو عالمﷺ نے فرمایا کہ "اصحابی کالنجوم" کہ جس طرح ستاروں میں بلندی ہے اسی طرح میرے صحابہؓ کی شان بھی بلند ہے ستاروں سے لوگ اندھیری راتوں میں ہدایت حاصل کیا کرتے تھے تو فرمایا کہ صحابہؓ بھی ستاروں کی مانند ہیں ان کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ میرے صحابہؓ کو برا مت کہو کیونکہ وہ ستارے ہیں اگر تم ستاروں کی طرف تھوکو گے تو وہ تھوک تمہارے منہ پر آ پڑے گی اسی طرح صحابہ کرامؓ کو برا مت کہو اگر کہو گے تو وہ برائی خود تمہاری طرف لوٹے گی میرے صحابہؓ ستارے ہیں جس طرح ستاروں نے آسمان کو مزین کر رکھا ہے اسی طرح صحابہؓ نے بھی میرے دین کو مزین کر رکھا ہے واقعی سچ کہا ہے کہ۔

اللہ نے زینت بخشی ہے افلاک کو روشن تاروں سے
اسلام نے رونق پائی ہے محبوب خدا کے یاروں سے
ہیں مرتبے ان کے سب سے بڑے جو بدر و احد میں لڑے
دنیا میں تجلی پھیلی ہے واللہ انہی سرپاروں سے
ادنیٰ سا اشارہ جس پہ کیا سر اس کا قدم پہ آ کے گرا
کیا داد شجاعت دیتے تھے وہ زنگ بھری تلواروں سے
وہ چاند جو روشن ہوا بطحا کے افق پر
اس چاند کے تابندہ ستارے ہیں صحابہؓ
شمع ہدایت کے مینارے ہیں صحابہؓ
گر چاند محمدﷺ ہیں ستارے ہیں صحابہؓ

اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں صحابہؓ سے سچی محبت اور سچی اتباع نصیب فرمائے ان کے عطا کردہ ہدایات کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دشمنان صحابہؓ کو اللہ رب العزت ذلیل و رسوا کرے ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کے منصوبے اور پروگرام

اہلِ خیر حضرات سے امیرِ مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ، کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموسِ ختمِ نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے۔ قادیانی زندیقوں نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں کھربوں کے منصوبے اور پروگرام شروع کر دیئے ہیں جس سے عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ اندرونِ ملک و بیرونِ ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے۔ اردو، انگریزی، عربی اور دوسری زبانوں میں لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں۔ جبکہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کیے جا چکے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرت ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ اس کارِ خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات، زکوٰۃ، صدقہ اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ (فقیر) خان محمد

(امیرِ مرکزی)
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (پاکستان)
حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت (کراچی)
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی فون ۷۷۱۱۹۶۷